حرفِ مدحت

حمد و نعت

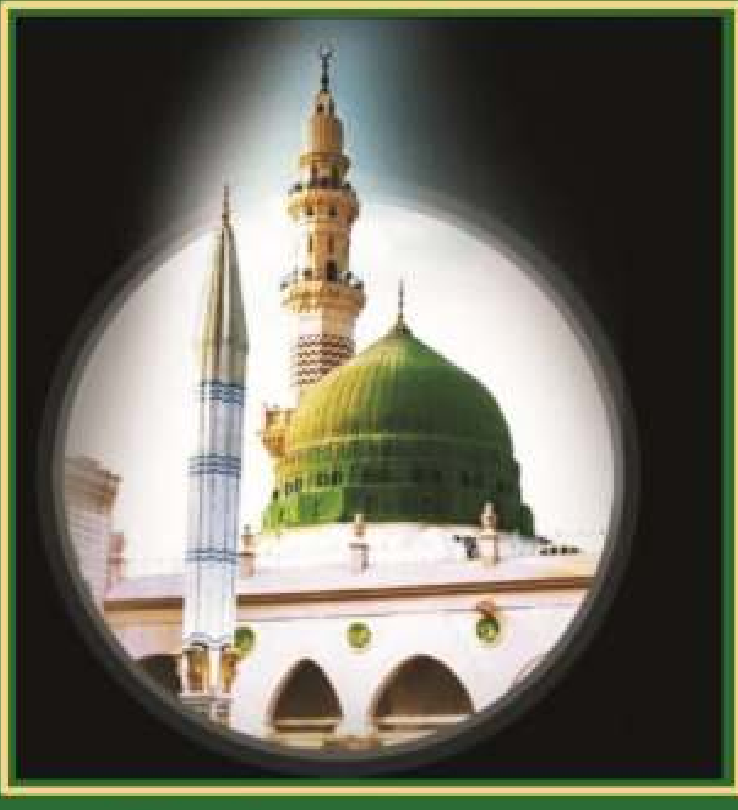

اشرف نقوی

حرفِ مدحت

حمد و نعت

اشرف نقوی

فرح پبلی کیشنز شیخوپورہ

علم و عرفان کسی کی میراث نہیں اور نہ ہی یہ محض اکتسابی ہے۔ یہ خداداد صلاحیت، بلکہ نعمت ہے کہ جس انسان پر ربّ کائنات مہربان ہوتا ہے، اسے شیریں سخنی سے نواز دیتا ہے۔ شاعری عطیۂ خداوندی ہے، جس کے مستحق صرف منتخب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ گزشتہ صدی کے نویں عشرے میں منظرِ عام پر آنے والے اُردو شعراء میں اشرف نقوی کا شمار اُردو شاعری، بالخصوص اُردو غزل کے نمائندہ شاعر کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ ان کے اسلوب کی برجستگی، بحروں کا انتخاب، ردیف و قافیے کی قدرت، مصارع کی پختگی اور مضامین کا تنوع انھیں اپنے ہم عصروں میں نمایاں کرتا ہے۔ اب قدرت ان پر مزید مہربان ہوئی تو وہ حمد و نعت کی طرف متوجہ ہوئے۔ حمد و نعت لکھنا بجائے خود شعری پل صراط پر چلنے کا عمل ہے، یہ شاعری بھی ہے اور عقیدت و محبت بھی۔ ہمارے ہاں اکثر شعراء کے ہاں شاعری رہ جاتی ہے یا محض عقیدت، لیکن اشرف نقوی کو خالقِ کائنات اور محبوبِ کائنات نے شعر و سخن اور عقیدت و محبت میں توازن بخشا ہے، چنانچہ ان کے زیرِ نظر مجموعے میں ان کی ریاضت اور عشق و مستی دونوں ایک ایسی سطح کو چھو رہے ہیں، جس تک پہنچنے کی آرزو بیشتر آرزو ہی رہ جاتی ہے اور شاعر کہیں فضا میں معلق رہ جاتا ہے۔ اشرف نقوی نے فنِ شاعری پر اپنی دسترس کو ہر صفحے پر ثابت کیا ہے اور ان کے بیشتر اشعار احساس دلاتے ہیں کہ ان کے لیے حمد و نعت میں مزید امکانات موجود ہیں اور اگر وہ اس راہ پر مسلسل گامزن رہے تو وہ محسن کاکوروی، ظفر علی خان، احمد رضا خان، حفیظ تائب، ماہر القادری اور نعیم صدیقی کے قافلے سے جا ملیں گے۔ پھر بات تو محض اذن کی ہے اور کیا بعید کہ اس حافظِ قرآن شاعر کو اذنِ حضوری نصیب ہو جائے تو یہ مستقبل میں ثنائے الٰہی اور مدحتِ رسولؐ کے تازہ کاروں کا سالار قرار پائے۔

ڈاکٹر خالد ندیم
ایسوسی ایٹ پروفیسر
یونیورسٹی آف سرگودھا

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 1 (1,1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ مدحت

(حمد و نعت)

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 2 (1,1)

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب: ------------- حرفِ مدحت (حمد و نعت)

شاعر: ------------- اشرف نقوی

انتخاب: ------------- اظہر عباس، نعیم گیلانی

اہتمام: ------------- اصغر علی جاوید

مشینی خطاطی: ------------- حسنین احمد نقوی

تعداد: ------------- 400

سالِ اشاعت: ----------- 2024ء

ہدیہ: ----------- -/400 روپے

برائے رابطہ: اشرف نقوی

گلی نمبر 4 جنوبی، جسٹس مظہر اقبال سدھو روڈ،
کھوکھر ٹاؤن، بھکھی روڈ، شیخوپورہ

فون نمبر: 0345-6352439,0304-4845679

ای میل: naqvi.mashraf@gmail.com

فرح پبلی کیشنز، طارق روڈ، شیخوپورہ

والدِ مرحوم حاجی سیّد دلبر حسن شاہ

اور

والدہ مرحومہ سیّدہ رضیہ بیگم

کے نام

مدحت کے لفظ لفظ میں حُسنِ بیاں کا رنگ
نکھرا ہوا ہے آج تو میری زباں کا رنگ

کاغذ ہے نُور کا تو قلم روشنی کا ہے
مِدحت کو لفظ لفظ بہم روشنی کا ہے

لفظ ایسے مجھے عطا کیجئے
جو بھرے ہوں اثر کی دولت سے
نعت لکھتا ہوں دل سے مَیں اشرف
گرچہ واقف نہیں ہوں مدحت سے

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 5 (1,1)

حُسنِ ترتیب

اشرف نقوی کا ''حرفِ مدحت'' — اصغر علی جاوید — ۹

''حرفِ مدحت'' کا شاعر — ارشد نعیم — ۱۱

حرفِ ثنا

۱	تُو ازل سے ہے ابد تک ہیں زمانے تیرے	۱۵
۲	ذکر کرتی رہے زباں تیرا	۱۶
۳	عالم بے کنار تجھ سے ہے	۱۷
۴	میں بس یہ جانتا ہوں کہ رگِ جاں سے قریں ہے تُو	۱۹
۵	جا بجا چھایا نُور تیرا ہی	۲۰
۶	وہ تیرگی کو اُجالوں میں ڈھال دیتا ہے	۲۲
۷	جہانِ عقل و خرد سے بھی ماورا تُو ہے	۲۴
۸	ہم پہ چشمِ کرم خدایا کر	۲۵
۹	رات دن ہو طواف کعبے کا	۲۷
۱۰	مِری تجھ سے ہے التجا میرے مولا!	۲۹
۱۱	کرم کی ایسے نظر مجھ پہ اے خدا کر دے	۳۱

حرفِ مدحت

۱	کاغذ ہے نور کا تو قلم روشنی کا ہے	۳۳
۲	کُن کی حضورؐ! ساری کہانی ہے آپؐ سے	۳۵
۳	درود لب پہ ہمارے اگر نہیں آتا	۳۷

۴	ہیں یاد آج بھی وہ سہارے حضورؐ کے	۳۹
۵	کتنی خوش بخت ذات ہے میری	۴۱
۶	مجھ کو ملا جو نعت خزانہ ہے منفرد	۴۲
۷	جب سے مَیں مُنسلک ہوا یادِ نبیؐ کے ساتھ	۴۳
۸	والیِ کون و مکاں تیرے سِوا کوئی نہیں	۴۴
۹	کرم جو آپ کا خیر الانامؐ ہو جائے	۴۶
۱۰	کرم اِتنا حضورؐ! کر دیجئے	۴۸
۱۱	روز خوابوں میں مدینے کی طرف جاتا ہوں	۵۰
۱۲	نعت سُن کر سُرور آنے لگا	۵۱
۱۳	نعت کہنے میں جو مزا ہے میاں!	۵۲
۱۴	زمین دل کے لیے آسمانِ رحمت ہے	۵۴
۱۵	مجھ پر مرے حضورؐ کا احسانِ نعت ہے	۵۵
۱۶	بے خودی بھی شعور بن جائے	۵۷
۱۷	ایسے ہے مجھے سیّدِ ابرارؐ سے نسبت	۵۸
۱۸	کس نے کہا نصیب کا مارا ہوا ہوں میں	۵۹
۱۹	مدینے میں ٹھکانہ چاہتا ہوں	۶۱
۲۰	صورت نہ کوئی آپؐ سی آئی خیال میں	۶۳
۲۱	قدم قدم پہ ہوئی مجھ پہ یوں عطائے رسولؐ	۶۵
۲۲	خوش آمدید کہیں پھول مسکراتے ہوئے	۶۷
۲۳	سب سے عالی مقام صلِ علیٰ	۶۹

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 7 (1,1)

۲۴	یوں تو سب کا ہی مرے آقاؐ بھرم رکھتے ہیں	۷۱
۲۵	درودِ پاک بنا جب سے حرزِ جاں میرا	۷۳
۲۶	جو حُرمتِ شہِ دیںؐ پر فدا نہیں ہوتا	۷۵
۲۷	جس کے حامی حبیبِ خدا ہو گئے	۷۷
۲۸	ہر سمت ہے اِک نُور، معطّر سی ہوا ہے	۷۹
۲۹	اِک نُور کا ہالہ ہے، عقیدت کی فضا ہے	۸۱
۳۰	مِدحت کے لفظ لفظ میں حُسنِ بیاں کا رنگ	۸۳
۳۱	ہوئی یہ ہم کو بشارت عطا مدینے سے	۸۵
۳۲	ہر مکان و مکیں پہ دیکھی ہے	۸۷
۳۳	شاہِ دُنیا و دین صَلِّ علیٰ	۸۹
۳۴	مِرے نبیؐ کا کرم بے شمار مجھ پر ہے	۹۱
۳۵	نہ ہو زمین سے نسبت نہ آسماں سے مجھے	۹۳
۳۶	مانگی ہے بھیک جب درِ خیرالانامؐ سے	۹۵
۳۷	آپؐ کے جو غلام ہیں آقاؐ!	۹۷
۳۸	جب بزمِ کائنات میں لایا گیا مجھے	۹۹
۳۹	جس دل میں نُور آپؐ کا اُترا ہے یا نبیؐ!	۱۰۱
۴۰	یونہی جو آپؐ رہیں مجھ پہ مہرباں آقاؐ!	۱۰۳
۴۱	شاہِ کون و مکاں کی رحمت سے	۱۰۵
۴۲	شام و سحر کو میرے، اُجالوں سے بھر دیا	۱۰۷
۴۳	کرم وہ اپنے غلاموں پہ بے شمار کریں	۱۰۸

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 8 (1,1)

۴۴	میرا ہے ایمان نبیؐ جی!	۱۰۹
۴۵	اُمت پر ہر آن نبیؐ جی!	۱۱۱
۴۶	گھرا ہوں ظلمتِ عصیاں میں، روشنی دیجئے	۱۱۳
۴۷	دل میں اُترتے نور کے ہالوں کی بات	۱۱۵
۴۸	میرے خیال و فکر کا محور بدل گیا	۱۱۶
۴۹	سُن لیجیے آقاؐ جی یہ فریاد ہماری	۱۱۷
۵۰	محفل میں جب میں نعت سُناتا چلا گیا	۱۱۹
۵۱	اے کاش مستقل مجھے آقاؐ کا در ملے	۱۲۱
۵۲	سحر کو نور، ستاروں کو روشنی دی ہے	۱۲۳
۵۳	خوابوں میں کبھی جس کے مدینہ نہیں آیا	۱۲۴
۵۴	یہ بھی آقاؐ کی ہے عطا ہم پر	۱۲۵
۵۵	جب تک ہیں میرے سر پہ شہِ دوسراؐ کے ہاتھ	۱۲۶
۵۶	اگر میں ہاتھ اُٹھاؤں کبھی دُعا کے لیے	۱۲۷
۵۷	رحمتِ دو جہاں، شاہِ کون و مکاں، میری دُنیا و دیں ہے فقط آپؐ سے	۱۲۸
۵۸	کہتا ہوں سچ وہ بات جو حق الیقین ہے	۱۲۸
۵۹	فلیپ از ڈاکٹر خالد ندیم	

اشرف نقوی کا 'حرفِ مدحت'

نُورِ اوّلین جناب محمد الرّسول اللہ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے ساتھ ہی نعت کی ابتداء ہو گئی تھی۔ حضور ﷺ کا نام دادا نے محمدؐ رکھا تو پوچھا گیا کہ عبدالمطلب! یہ کیا نام ہوا؟ جواب ملا کہ قریشی دوستو! اِس بچے کے لیے یہی نام موزوں ہے۔ معلوم نہیں محمدؐ ایسا نام ہے جو خطاط کے نقطوں سے بھی پاک ہے۔ بعد کے حالات سے پتہ چلا کہ یہ نام قلبِ عبدالمطلب پر اللہ نے ہی القا فرمایا تھا۔ گویا اللہ کی ذات ہی اوّلین ناعت ہے۔

اُردو زبان میں خواجہ بندہ نواز گیسو دراز ؒ نے نعت گوئی کی ابتداء کی۔ خواجہ گیسو دراز ؒ سے سلطان محمد قلی قطب شاہ تک، قُلی قطب شاہ سے محسن کاکوروی ؒ تک اور پھر حضرت کاکوروی ؒ سے حفیظ تائب ؒ تک، اُردو نعت نے خوب صورت قرائن بتائے، جن میں نعت گوئی کے انداز کے تنوّع اور اسالیب کی رنگا رنگی سے پتہ چلتا ہے کہ اِس صنفِ سُخن میں کتنے قد آور اور عظیم لوگوں نے طبع آزمائی کی ہے۔

اشرف نقوی نے اِس پاکیزہ اسلوب کے لیے پہلی بار قلم نہیں اُٹھایا بلکہ ماضی میں بھی وہ ایک ناعت کی حیثیت سے پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ ان کا توصیفی اور عشقیہ اندازِ نعت جذب وشوق اور کیف و مستی میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ 'حرفِ مدحت' میں ہیئتی اعتبار سے غزلیہ اندازِ نعت نہایت متأثر کُن ہے اور اِس میں لوازماتِ غزل کا التزام کہیں بوجھل اور گراں نہیں ہے۔

اشرف نقوی نے مجموعہ ہٰذا میں نعت کے اظہار میں عمومی طور پر ایسی تشبیہات و استعارات سے گریز کیا ہے جن سے نعت کی پاکیزگی اور شائستگی متأثر ہو، البتہ خوب صورت تراکیب و تلمیحات کو اِس ڈھنگ اور قرینے سے استعمال کیا ہے کہ نعت کا قاری اور سامع جھوم اُٹھے گا۔

اِن اشعار میں تلمیحات کا خوب صورت استعمال کس طرح قاری کو اپنی گرفت میں لیتا ہے، محسوس کیجئے:

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 10 (1,1)

میرے خدا! مجھے بھی وہی فقر ہو عطا
رکھا جو تُو نے بُوذرؓ و حبشی بلالؓ میں

اور

مَیں ہوتا آپؐ کی مُٹھّی کا کلمہ گو کنکر
تو ذِکر ہوتا سدا زیبِ داستاں میرا

یہ توصیفی اندازِ نعت ملاحظہ فرمائیں:

صُبحِ ازل کا آپؐ ہی تھے نُورِ اوّلین
گو دیکھنے میں دنیا پُرانی ہے آپؐ سے
میرے سُخن کو آپؐ نے تاثیر بخش دی
پُرسوز میرا حرف و معانی ہے آپؐ سے

ملاحظہ فرمائیں اشرف نقوی عجز اور اِنکسار کے کس خوب صورت انداز کے ساتھ مُستغیث بنا ہے:

اے شاہِ دوسراؐ! تری رحمت کی خیر ہو
مجھ کو نفع بنا دے ، خسارہ ہوا ہوں مَیں

شاعر نے توصیف، عشق، تاریخ، استمداد اور صوم وصلوٰۃ وسلام کے علاوہ جدید اسلوبِ نعت کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ 'حرفِ مِدحت' میں آقائے دو جہاں ﷺ کی پیغمبرانہ شان کے ساتھ ساتھ ایک اِنسانِ کامل کے طور پر آپؐ کی شخصی خوبیاں اور آپؐ کے ناقابل فراموش انقلاب آفریں طرزِ عمل کی جھلک بھی نظر آتی ہے ،جس نے اِس مجموعۂ نعت کو مقصدیت کے بہت قریب کر دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ مجموعہ 'حرفِ مِدحت' آقا ﷺ کی بارگاہ میں ضرور شرفِ قبولیت حاصل کرے گا اور قارئین کی راحتِ قلوب کا سامان بنے گا۔ اِن شاءاللہ

اصغر علی جاوید

صدارتی ایوارڈ یافتہ سیرت نگار

’حرفِ مِدحت‘ کا شاعر

مشرقی شعریات میں تخلیقی عمل کی رِفعت اور کمال کا بیشتر دارومدار قلب کی صداقت اور جوش و جذبہ کی موجودگی پر ہوتا ہے۔ یہ جملہ لوازمات اچھی شاعری کی بُنیادی ضروریات سمجھے جاتے ہیں۔ اِن خصائص کی موجودگی سے ہی شعر میں وہ قوت نمو پذیر ہوتی ہے جس سے وہ دِلوں کو مسخّر کرنے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے۔ غزل اور تغزل کے لازم و ملزوم ہونے کا معاملہ بھی دراَصل مشرقی شعریات کے بنیادی تقاضوں سے ہی منسلک ہے۔ اِسی لیے مشرق کے بیشتر نقّاد شاعری کو اِسی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور اِسی پیمانے پر شاعری کی درجہ بندی کرتے ہیں۔

اُردو شاعری کی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے ہی ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اُردو کا اسّی فیصد سے زیادہ شعری سرمایہ غزل کی ہیئت میں ملتا ہے اور غزل کا مجموعی مزاج ہمارے تصوّراتِ حُسن و عشق کی روشنی میں تشکیل پاتا ہے اور اُردو غزل کی ہمہ گیریت کا آپ اِس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ اُردو شاعری کی کم و بیش تمام شعری اصناف بھی ہمیں غزل ہی کے زیرِ اثر نظر آتی ہیں۔ دراَصل غزل ہماری تہذیبی روایات میں اِتنی گہرائی تک اُتری ہوئی ہے کہ کسی اُردو شاعر کا اِس سے پہلو بچا کر دادِ سُخن دینا امرِ محال نظر آتا ہے۔ اِسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے جدید نعت گو شعراء نے بھی اظہار کے لیے جس شعری ہیئت کو پسندیدہ ترین سمجھا ہے وہ ہیئت بھی غزل ہی کی ہیئت ہے۔

غزل کا مجموعی مزاج اپنے ایجاز و اِختصار اور اِستعاراتی نظام کی وجہ سے نعت کے لیے بھی بہت موزوں ہے اور نعت گو شعراء نے اِس موزونیت کو بڑی کامیابی سے نعت کے فن کا لازمہ بنایا ہے۔

اشرف نقوی کی بنیادی پہچان بھی ان کی غزل گوئی ہے اور ان کے دو شعری مجموعے ’’آخرش‘‘

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 12 (1,1)

اور ''زادِ حرف'' شائع ہو کر اہلِ نقد و نظر سے داد وصول کر چکے ہیں۔ اب انھوں نے حمد، نعت اور مناقب کے میدان میں قدم رکھا ہے تو عشقِ حقیقی کے تجربات کو بھی غزل ہی کی ہیئت میں صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا ہے۔ اِس سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ وہ غزل کو کس حد تک اپنے مزاج کے قریب پاتے ہیں۔

غزل اور نعت کے اِستعاراتی نظام میں ہم آہنگی کی بدولت جب بھی کوئی کُہنہ مشق غزل گو نعت کہتا ہے تو اُس کی نعت فنّی سطح پر زیادہ اعلیٰ نظر آتی ہے۔ جب ہم اشرف نقوی کی نعت کا مطالعہ کرتے ہیں تو فن کا یہی ترفع ہمیں ان کی نعت گوئی میں بھی نظر آتا ہے۔

''حرفِ مدحت'' حمد اور نعت کا اِمتزاج ہے اور جب ہم اِس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کے ہاں حمد میں بالعموم اور نعت میں بالخصوص غزل کے آرٹ کی عمدہ جھلکیاں ملتی ہیں، تلازمات، علامات اور استعارات کا نظام اور قلبی کیفیات کے تموّج نے باہم مل کر ایک خوش نما اُسلوب وضع کیا ہے اور اِس خوشنما اُسلوب میں نعت کے مضامین پوری جولانی کے ساتھ نظم ہوئے ہیں۔

حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ نے بہت درست فرمایا ہے:

نہ فکر کی جولانی نہ عرضِ ہُنر مندی
توصیفِ پیمبرؐ ہے توفیق خداوندی

نعت کا میدان سُخن کی بجائے نسبتِ رسول ﷺ کے اِظہار کا میدان ہے اور اِس میدان میں وہی قدم رکھتا ہے جس کو اُس دربارِ عالی سے اِذن ملتا ہے اور جس کو اِذن مل جائے اُس کے لیے فن کے دُنیاوی پیمانے اور اُصول بے معنی ہو جاتے ہیں۔

ہمارا نعتیہ سرمایہ بالعموم توحید اور رِسالت کے مراتب میں امتیاز کرنے سے قاصر نظر آتا ہے اور نعت کہتے ہوئے غلو کا شکار ہو جاتا ہے۔ اشرف نقوی کے ہاں ہمیں اِس طرح کی صورتِ حال نظر نہیں آتی۔ انھوں نے توحید اور رِسالت کے مراتب کو ایک دوسرے میں مدغم کرنے کی شرعی غلطی نہیں کی بلکہ مقامِ رِسالت کو ملحوظ رکھا ہے اور غلو کا شکار نہیں ہوئے۔ ان کے ہاں حمد کے مضامین میں بھی تنوّع اور تازگی موجود ہے۔ ان کے کچھ حمدیہ اشعار ملاحظہ ہوں:

عکس، آنکھ اور آئینے تیرے　　یعنی ہر جلوہ زار تجھ سے ہے
رہنما تُو ہی ہر سفر میں ہے　　منزلیں تیری، کارواں تیرا
تیری جانب سے خیر و شر کا وجود　　ہر یقیں تیرا، ہر گماں تیرا

حفیظ تائبؒ فرمایا کرتے تھے کہ ”نعت کے بہترین مضامین سیرت النبی ﷺ سے جڑے ہوئے واقعات اور اوصافِ نبی ﷺ کا والہانہ ذکر ہے کیونکہ یہی عمل ہمیں حسّان بن ثابتؓ اور عہدِ نبویؐ کے دوسرے نعت گو شعراء کے ہاں بھی نظر آتا ہے۔ اُن کی نعت گوئی بعد میں آنے والوں کے لیے بہترین نمونہ اور اصول ہے۔“

اشرف نقوی نے بھی نعت گوئی کے فن میں اُن تمام حدود و قیود اور لوازمات کو ملحوظ رکھنے کی پوری کوشش کی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

تُو مدینہ علم کا ہے، تُو خزینہ علم کا　　عالمِ ہفت آسماں تیرے سِوا کوئی نہیں
طائرِ فکر کو مدینۂ علم!　　شوقِ پرواز، بال و پر دیجئے
مشعلِ راہ سیرتِ اطہر　　نقش، نقشِ دوام ہیں آقاؐ!

ایک حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نُور کو پیدا فرمایا۔ اِسی مضمون کی کچھ اور احادیث بھی موجود ہیں جن میں آپؐ کو اوّلین تخلیق اور باعثِ تخلیق کائنات قرار دیا گیا ہے۔ اشرف نقوی نے اِس مضمون کو ایک سے زائد اشعار میں اِس خوب صورتی سے نظم کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کی عظمت اور بزرگی کے نقوش مزید نمایاں ہو گئے ہیں۔

سب سے پہلے نُور تیرا جگمگایا عرش پر　　لفظِ کُن کا راز داں تیرے سِوا کوئی نہیں
کُن کی حضورؐ! ساری کہانی ہے آپؐ سے　　دریائے زندگی میں روانی ہے آپؐ سے

حضورِ اکرم ﷺ کی اُمت میں سے ہونا بھی ایک شرف ہے جس کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے اور اِس خاص عطا پر جتنا ناز کیا جائے بجا ہے۔ نعت کے موضوعات میں یہ مضمون بھی تواتر سے نظر آتا ہے۔ اشرف نقوی نے بھی اِسے اپنی نعت گوئی کا حصّہ بنایا ہے:

آئے ہیں مرے ہاتھ جہانوں کے خزانے
صد شکر کہ میری ہوئی سرکارؐ سے نسبت

حضورؐ! آپ کی نسبت سے میں ستارہ ہوا
سو اِنتظار کرے کیوں نہ کہکشاں میرا

ذکرِ رسولِ پاکؐ سے روشن رکھا گیا
یادِ شہِ شہاںؐ سے سجایا گیا مجھے

اشرف نقوی کے ہاں ہمیں عام نعت گو شعراء کی طرح دوری اور مہجوری کی کیفیات نہیں ملتیں بلکہ حضوری کی کیفیت اور سرشاری کا احساس زیادہ ملتا ہے۔ حضوری کی یہ کیفیات بھی دراَصل شاعر کی حضور ﷺ کے ساتھ گہرے قلبی تعلّق کی غماز ہیں:

خیر مقدم کو چلی آتی ہے رحمت اُنؐ کی
جب بھی عشّاق مدینے میں قدم رکھتے ہیں

ہر سمت ہے اِک نور، معطّر سی ہوا ہے
یہ شہرِ محبت ہے کہ جنت کی فضا ہے

روز خوابوں میں مدینے کی طرف جاتا ہوں
یعنی جینے کو میں جینے کی طرف جاتا ہوں

میری دعا ہے کہ ''حرفِ مدحت'' کو بارگاہِ ادب اور بارگاہِ رسالت ﷺ میں یکساں قبولیت اور مقبولیت کا اعزاز حاصل ہو۔ آمین

ارشد نعیم

مدیر سہ ماہی ''صحیفہ'' لاہور

31 دسمبر، 2023ء

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 15 (1,1)

تُو ازل سے ہے ، ابد تک ہیں زمانے تیرے
جن و اِنسان و ملک سب ہیں دِوانے تیرے

تجھ کو دیکھا تو نہیں پھر بھی سبھی جانتے ہیں
ہر حقیقت سے حقیقی ہیں فسانے تیرے

تُو کہ لَوٹاتا نہیں خالی کبھی بندوں کو
پھر بھی ہر دم بھرے رہتے ہیں خزانے تیرے

تُو ہے وہ بحر نہیں جس کا کنارہ کوئی
اپنے بندوں کے مگر دل ہیں ٹھکانے تیرے

ذرہ ذرہ ہے تِری حمد و ثنا میں مصروف
کیسے گونجیں نہ دو عالم میں ترانے تیرے

بے سہارا کبھی چھوڑا ہی نہیں اے اشرفؔ
تجھ پہ احسان کیے اِتنے خدا نے تیرے

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 16 (1,1)

ذکر کرتی رہے زباں تیرا
لب پہ ہر دم رہے بیاں تیرا

گرچہ تیرا نشان کوئی نہیں
ہے مگر ہر جگہ نشاں تیرا

تیری قدرت سے کچھ نہیں باہر
ہے مکاں تیرا ، لامکاں تیرا

رہنما تُو ہی ہر سفر میں ہے
منزلیں تیری ، کارواں تیرا

میری معراج ہے فقط اِس میں
ہو جبیں میری ، آستاں تیرا

تیری جانب سے خیر و شر کا وجود
ہر یقیں تیرا، ہر گماں تیرا

خوش نصیبی ہے تیرے اشرف کی
دل بنا اِس کا آشیاں تیرا

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 17 (1,1)

عالَمِ بے کنار تجھ سے ہے
لفظِ کُن کی پکار تجھ سے ہے

عکس ، آنکھ اور آئینے تیرے
یعنی ہر جلوہ زار تجھ سے ہے

ذکر تیرا ہی باعثِ تسکیں
وحشتوں میں قرار تجھ سے ہے

کچھ نہیں ہوں مَیں ذات میں اپنی
میرا مجھ میں شمار تجھ سے ہے

چاند سورج میں نُور ہے تیرا
گُل کدے میں بہار تجھ سے ہے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 18 (1,1)

تُو ہی فخر و غرور ہے میرا
میرا سارا وقار تجھ سے ہے

میرا ہونا اِس عالم کُن میں
باعثِ افتخار تجھ سے ہے

میری خوشیوں میں رونقیں تجھ سے
اور ہر اِختیار تجھ سے ہے

تجھ سے بے اِختیاریاں میری
اور ہر اِختیار تجھ سے ہے

میری دنیا اور آخرت میری
میرے پروردگار ! تجھ سے ہے

تُو نہ چاہے تو کچھ نہیں اشرف
یہ تو بس ذی وقار تجھ سے ہے

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 19 (1,1)

مَیں بس یہ جانتا ہوں کہ رگِ جاں سے قریں ہے تُو
تُو ربُّ العرش ہے لیکن دِلوں کا بھی مکیں ہے تُو

مکان و لا مکاں ہیں سب ترے ہی حُسن کا پرتَو
تجھے کس آنکھ سے دیکھوں ، حسینوں سے حسیں ہے تُو

میں جب بھی راہ سے بھٹکوں، تُو ہی رستہ دِکھاتا ہے
گُماں کے ہر اندھیرے میں مرا کامل یقیں ہے تُو

تجھے پہچانتا ہوں اے خدا! تیری ہی قُدرت سے
کہ روز و شب کے ہر منظر میں مولا ! جا گزیں ہے تُو

ترِی رحمت اثاثہ ہے مری اِس جانِ خستہ کا
مُجھے اپنا بنا کے رکھ ، مری دنیا و دیں ہے تُو

میں جو بھی شعر کہتا ہوں، ہیں تیرے ہی عطا کردہ
مرا ہے دین اور ایمان ، ربُّ العالَمیں ہے تُو

مَیں ہوں بس نام کا اشرف ،نہیں اوقات کچھ میری
ہوں اِک ذرے سے بھی کم تر ، ہر اِک منظر نشیں ہے تُو

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 20 (1,1)

جا بجا چھایا نُور تیرا ہی
ہر جگہ ہے ظہور تیرا ہی

جو تکبر کرے وہ مُشرک ہے
تجھ کو شایاں غرور تیرا ہی

علم کوئی بھی ہو ، نہیں درکار
بس میں چاہوں شعور تیرا ہی

لائق حمد اور ثنا ہونا
حق ہے ربّ غفور ! تیرا ہی

تیرے بندے ہی شِکوہ کرتے ہیں
مولا ! تیرے حضور ، تیرا ہی

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 21 (1,1)

ہر نظر اور ہر نظارے پر
چھا رہا ہے وفور تیرا ہی

لامکان و مکاں میں چلتا ہے
حکم نزدیک و دور تیرا ہی

تیرے ذاکر پہ ہر گھڑی برسے
بن کے رحمت سرور تیرا ہی

میرا ایمان ہے کہ ہوگا کرم
مجھ پہ ہر دم ضرور تیرا ہی

عالمِ کُن فکاں کی ہر شے میں
جلوہ فرما ہے نُور تیرا ہی

بزمِ شعر و سخن میں ہوتا ہے
ذِکر بین السّطور تیرا ہی

گُم رہی اور رب سے دوری میں
سب ہے اشرف قصور تیرا ہی

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 22 (1,1)

وہ تیرگی کو اُجالوں میں ڈھال دیتا ہے
خزاں رتوں کو بھی رنگِ جمال دیتا ہے

بھٹک بھی جاؤں تو مجھ سے خفا نہیں ہوتا
مِرا خدا مجھے رستے پہ ڈال دیتا ہے

وہ چھوڑتا نہیں بے آسرا کبھی مجھ کو
پڑے جو کوئی مصیبت تو ٹال دیتا ہے

یہ اُس کی شانِ کریم ہے، اپنے بندوں پر
کرم کے لعل و جواہر اُچھال دیتا ہے

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 23 (1,1)

کرم کرے تو زمانے کی نعمتیں بخشے
غضب میں آئے تو کس بل نکال دیتا ہے

جو اُس کے نام پہ مِٹ جائے، وہ امر ہو جائے
کچھ اِس طرح سے وہ اپنا وصال دیتا ہے

یہ میری شاعری اُس کی ہی دین ہے اشرف
وہی تو سوچوں کو حُسنِ خیال دیتا ہے

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 24 (1,1)

جہانِ عقل و خرد سے بھی ماورا تُو ہے
حدِ گماں میں بھی آتا نہیں کہ کیا تُو ہے

محیط ہے تِری ہستی ہی عالمِ کُن پر
تُو لاشریک ہے، معبود ہے، خدا تُو ہے

ہر اِک نظارے میں، منظر میں ہے تُہی موجود
تمام کون و مکاں میں ہر ایک جا تُو ہے

تُو اپنی ذات میں یکتا، صفات میں یکتا
کہیں بھی کوئی نہیں تجھ سا، کِبریا تُو ہے

مِرا یقیں، مِرا ایماں، مِرا عقیدہ ہے
ہر ایک رنج و الم میں بس آسرا تُو ہے

تُو اپنے لُطف و کرم سے نواز اشرف کو
ہے مہربان بڑا ، صاحبِ سخا تُو ہے

ہم پہ چشمِ کرم خدایا کر
رنج و غم سب کے کم خدایا کر

دل کا دریا رہے روانی میں
میری آنکھوں کو نم خدایا کر

ہم جو رنجور و دل شکستہ ہیں
کم ہمارا بھی غم خدایا کر

کھول دے ہم پہ آگہی کے در
زیست کو جامِ جم خدایا کر

C 7/6/2024 3:05 PM PAGE 26 (1,1)

اپنی رحمت سے غیر کے آگے
سر ہمارے نہ خم خدایا کر

ہم اندھیروں کو روشنی دے کر
نُور میں اپنے ضم خدایا کر

ہم کہ بھٹکے ہوئے ہیں ، تُو ہم کو
خضر کا ہم قدم خدایا کر

رزم گاہِ حیات میں ہر دم
مجھ کو حق کا علم خدایا کر

اپنے بندے پہ، اپنے اشرف پہ
اپنی رحمت بہم خدایا کر

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 27 (1,1)

رات دن ہو طواف کعبے کا
کاش چُھو لُوں غلاف کعبے کا

میرا مسکن ہو مستقل یا رب!
مُلتزم اور مطاف کعبے کا

جب بھی چوموں میں حجرِ اسود کو
ہو نیا انکشاف کعبے کا

یا الٰہی ! یہ ہے دعا تجھ سے
ہو میسر مضاف کعبے کا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 28 (1,1)

آئے رمضان کا مہینہ تو
میں کروں اعتکاف کعبے کا

موت جب آئے ، ایک منظر ہو
میری آنکھوں میں صاف کعبے کا

میرے مولا ! اُسے ہدایت دے
جو کرے انحراف کعبے کا

ہو ہمیشہ نصیب اشرف کو
اے خدا ! انعطاف کعبے کا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 29 (1,1)

مِری تجھ سے ہے التجا میرے مولا !
مریضوں کو دے دے شفا میرے مولا !

جو ہر ایک بیماری کو دور کر دے
چلا ایسی بادِ صبا میرے مولا!

گُنہ گار بھی ہم ، خطا کار بھی ہم
مگر ہم سے مت ہو خفا میرے مولا !

وباؤں سے تُو ہی بچائے گا ہم کو
ہمیں ہے تِرا آسرا میرے مولا !

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 30 (1,1)

سب اہلِ وطن کو تُو رکھنا سلامت
یہی دل سے نکلے دعا میرے مولا !

ہمیں سچی توبہ کی توفیق دے کر
گناہوں سے ہم کو بچا میرے مولا !

وبا جو ''کرونا'' کی پھیلی ہوئی ہے
اِسے مت بنانا سزا میرے مولا !

مِرے دیس کے باسیوں کے سروں سے
ہر اِک دور کر دے بلا میرے مولا !

ہے اشرف ترا ایک مسکین بندہ
ہو اِس پہ بھی چشمِ عطا میرے مولا !

❁❁❁❁❁

(''کرونا'' کی وبا کے دوران کہے گئے اشعار)

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 31 (1,1)

کرم کی ایسے نظر مجھ پہ اے خدا کر دے
تُو اپنا ذکر مِری روح کی غذا کر دے

فقط ہے تُو ہی غفور الرّحیم اے مولا!
ہر ایک جرم و خطا سے ہمیں رِہا کر دے

گھِرے ہوئے ہیں مصائب کی تیرگی میں ہم
سو دور ہم سے ہر اِک رنج و اِبتلا کر دے

میں ایک سُوکھا شجر دشتِ بے نوائی کا
مجھے تُو اپنے کرم سے ہرا بھرا کر دے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 32 (1,1)

دِلوں میں پلنے لگی ہے جو خواہشِ دنیا
بدل کے اپنی طلب میں اِسے ضیا کر دے

ترِے علاوہ مرا کون ہے مرے مالک!
سو زندگی کا مِری ، پُورا ہر خلا کر دے

جُھکیں نہ تیرے سِوا مولا ! غیر کے آگے
ہمیں بشر کی غلامی سے تُو رِہا کر دے

جو تیری یاد سے غفلت میں ڈالے اشرف کو
ہر ایسی چیز کو اے میرے رب! فنا کر دے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 33 (1,1)

کاغذ ہے نُور کا تو قلم روشنی کا ہے
مِدحت کو لفظ بہم روشنی کا ہے

خیبر میں جو نبی ؐ نے علیؑ کو عطا کیا
اب تک وہ سربلند عَلم روشنی کا ہے

مکّے سے جو چلی تو وہ اقصیٰ تلک گئی
عرشِ بریں پہ پہنچا قدم روشنی کا ہے

ذروں کو اس نے ماہِ منور بنا دیا
یہ معجزہ بھی بہرِ کرم روشنی کا ہے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 34 (1,1)

یہ روشنی ہے چہرۂ انور کی روشنی
اِس واسطے ہی جاہ و حشم روشنی کا ہے

منبع ہے اِس کا گُنبدِ خضریٰ بلا شبہ
لاریب سب سے زیادہ حجم روشنی کا ہے

آلِ رسولِ پاک سے منسوب جو ہوا
وہ گھر قسم خدا کی، حرم روشنی کا ہے

گو فیض یاب اہلِ عرب بھی ہوئے مگر
احسان کش جہانِ عجم روشنی کا ہے

اشرف قرآن و سُنّت و سیرت کے فیض سے
ہم پر خدائی فضل و کرم روشنی کا ہے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 35 (1,1)

کُن کی حضورؐ! ساری کہانی ہے آپؐ سے
دریائے زندگی میں روانی ہے آپ سے

صبحِ ازل کا آپؐ ہی تھے نورِ اوّلیں
گو دیکھنے میں دنیا پُرانی ہے آپؐ سے

ہم کو خدا سے آپؐ نے ہی آشنائی دی
پہچانی ہم نے رب کی نشانی ہے آپؐ سے

ہر آئینے کو آپؐ سے حیرت ہوئی عطا
اور عکس پر بھی آقاؐ! جوانی ہے آپؐ سے

اشرف نقوی

میرے سخن کو آپؐ نے تاثیر بخش دی
پُرسوز میرا حرف و معانی ہے آپؐ سے

آقاؐ ! میں صرف آپؐ کے در کا فقیر ہوں
سو بھیک جو بھی چاہیے، پانی ہے آپؐ سے

دامن بروزِ حشر نہ چھوڑوں گا آپؐ کا
بخشش حضورؐ! میں نے کرانی ہے آپؐ سے

جب تک نہ آپؐ آئے تھے بے کیف زیست تھی
صبح و مسا حیات سہانی ہے آپؐ سے

اشرفؔ ہے آقاؐ ! تیرہ شبی میں گھرا ہوا
اِس نے تجلّی نور کی پانی ہے آپؐ سے

❁❁❁❁❁

درود لب پہ ہمارے اگر نہیں آتا
قسم خدا کی ، دعا میں اثر نہیں آتا

جو ہم نہ سیرتِ احمدؐ سے رہنمائی لیں
تو بخشے جانے کا ساماں نظر نہیں آتا

جنھیں طلب کیا جائے، وہی پہنچتے ہیں
وہاں سے سب کو تو اِذنِ سفر نہیں آتا

گدا ہوں اُنؐ کا، سو پلتا ہوں اُن کے ٹکڑوں پر
بغیر بھیک کے میں اپنے گھر نہیں آتا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 38 (1,1)

ہیں منتظر مری دہلیز پر دھری آنکھیں
مرا مدینے سے کیوں نامہ بر نہیں آتا

سنا ہے جب سے کہ دید اُنؐ کی قبر میں ہو گی
تبھی سے موت کا اِس دل میں ڈر نہیں آتا

اگر نہ آپؐ کی چشمِ کرم ہو اشرف پر
تو نخلِ جاں پہ کبھی بھی ثمر نہیں آتا

ہیں یاد آج بھی وہ سہارے حضورؐ کے
قدموں میں دِن جو ہم نے گزارے حضورؐ کے

روئے زمیں پہ آپؐ سا کوئی سخی نہیں
رتبے بیاں ہوں کیسے ہمارے حضورؐ کے

یوسفؑ نبی کا حُسن بھی کب تاب لا سکے
ایسے خدا نے نقش سنوارے حضورؐ کے

اُلٹا پھرا ہے ایک ،تو دولخت اِک ہوا
شمس و قمر نے سمجھے اشارے حضورؐ کے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 40 (1,1)

رحم و کرم کا آپؐ ہیں اِک بحرِ بے کراں
ہر حد سے ماورا ہیں کنارے حضورؐ کے

مرضی سے اپنی آپؐ تو کچھ بولتے نہیں
وحیٔ الٰہی لفظ ہیں سارے حضورؐ کے

جھرمٹ میں کہکشاں کے تھے ماہِ مُبین آپؐ
اصحابِ باصفا تھے ستارے حضورؐ کے

تخلیق کائنات ہوئی آپؐ کے سبب
صدقے خدا نے یوں بھی اُتارے حضورؐ کے

جس وقت حشر میں نہ کوئی ہوگا آسرا
اشرف ہمیں ملیں گے سہارے حضورؐ کے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 41 (1,1)

کِتنی خوش بخت ذات ہے میری
روزِ روشن سی رات ہے میری

جب سے لکھا قلم نے نام اُنؐ کا
معتبر تب سے بات ہے میری

اُنؐ کا اُسوہ ہے اُسوۂ کامل
اِس پہ چلنا نجات ہے میری

اُنؐ کی چشمِ کرم ہوئی جب سے
بدلی بدلی حیات ہے میری

مجھ کو خیرالامم سے نسبت ہے
اور یہ نسبت نجات ہے میری

ذکرِ احمدؐ کے فیض سے اشرف
جیت میں بدلی مات ہے میری

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 42 (1,1)

مجھ کو مِلا جو نعت خزانہ ہے منفرد
چشمِ کرم کا اُنؐ کی ، بہانہ ہے منفرد

لوگوں کے عشق کی تو کہانی ہے عام سی
میری عقیدتوں کا فسانہ ہے منفرد

شامل ہیں جس میں فاطمہؑ،حیدرؑ،حسنؑ،حُسینؑ
عالَم میں شاہِ دیں کا گھرانہ ہے منفرد

اے کاش! میری ہستی فنا فی الرّسول ہو
مجھ کو لقب ملے کہ دِوانہ ہے منفرد

جس کو لگے یہ تیر،مقدّر سنوار دے
عشقِ نبیؐ کا سب سے نشانہ ہے منفرد

ہوتا نبیؐ کا دَور جو میرے نصیب میں
پھر میں بھی کہتا ،میرا زمانہ ہے منفرد

اشرف میں جو لکھوں اُسے تاثیر یوں ملے
فرمائیں آقاؐ ،تیرا ترانہ ہے منفرد

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 43 (1,1)

جب سے میں منسلک ہوا یادِ نبیؐ کے ساتھ
اِک ربط بن گیا ہے مِرا زندگی کے ساتھ

خُلق عظیم میں جو سراپا قرآن ہے
پیش آئے مہربانی سے وہ ہر کسی کے ساتھ

اُس حُسنِ بے مثال کی دوں اور کیا مثال
بس روشنی ہی روشنی تھی روشنی کے ساتھ

روشن مِری حیات کا ہر لمحہ ہو حضورؐ!
مُدّت سے جی رہا ہوں مَیں تیرہ شبی کے ساتھ

آقاؐ مجھے بھی دیجئے ہدایت کی روشنی
باقی ہو میری عمر بھر، بندگی کے ساتھ

اشرفؔ مِرے رسولؐ سا کوئی نہیں کریم
پیش آئے جو عدو سے بھی دریا دِلی کے ساتھ

✿✿✿✿✿

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 44 (1,1)

والیِ کون و مکاں تیرے سِوا کوئی نہیں
ہر کسی پر مہرباں، تیرے سِوا کوئی نہیں

باعثِ تخلیقِ عالم صرف تیری ذات ہے
مُدّعائے کُن فکاں تیرے سِوا کوئی نہیں

تُو ہی نورِ اوّلیں ہے ، تُو ہی نورِ آخریں
جس کا ہو ہر اِک زماں، تیرے سِوا کوئی نہیں

تُو مدینہ علم کا ہے، تُو خزینہ علم کا
عالمِ ہفت آسماں تیرے سِوا کوئی نہیں

سب سے پہلے نُور تیرا جگمگایا عرش پر
لفظِ کُن کا راز داں تیرے سِوا کوئی نہیں

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 45 (1,1)

ذِکر تیرا ہی کیا رب نے بلند و ارجمند
رفعتوں کا آسماں تیرے سِوا کوئی نہیں

راہ سے بھٹکے ہوؤں کا ہادی و مُرسل ہے تُو
رہبرِ ہر کارواں تیرے سِوا کوئی نہیں

تاج دارِ انبیا اور رحمۃ اللعالمین
اے شفیعِ عاصیاں! تیرے سِوا کوئی نہیں

میرے ہر غم کا مداوا صرف تیرے ہاتھ ہے
چارہ سازِ بے کساں تیرے سِوا کوئی نہیں

میں بھی ہوں رحمت کا طالب، مجھ پہ بھی کر دے کرم
میرا شاہِ اِنس و جاں! تیرے سِوا کوئی نہیں

تُو ہے افضل، تُو ہے اکمل اور تُو خیر البشرؐ
خوبیوں کا گلستاں تیرے سِوا کوئی نہیں

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 46 (1,1)

کرم جو آپؐ کا خیر الانامؐ! ہو جائے
یہ خاکسار بھی عالی مقام ہو جائے

بروزِ حشر ملے مجھ کو آپؐ کا سایہ
مدینہ میرا یہاں بھی مقام ہو جائے

جو رکھے آپؐ سے نسبت وہ کامراں ٹھہرے
گدا بھی لائق صد احترام ہو جائے

امیدوار ہوں بخشش کا اور شفاعت کا
بس ایک چشمِ کرم کیجئے، کام ہو جائے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 47 (1,1)

اگرچہ دور ہوں در سے ، درود پڑھتا ہوں
قبول میرا بھی آقاؐ ! سلام ہو جائے

دِلوں پہ کیوں نہ حکومت اُسی کی ہو آقاؐ!
جو دل سے آپؐ کا سچا غلام ہو جائے

قبول کر لیں اگر آپؐ میرا نذرانہ
تو معتبر مِرا سارا کلام ہو جائے

بروزِ حشر رہے گا نہ تشنہ لب اشرف
عطا اِسے بھی جو کوثر کا جام ہو جائے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 48 (1,1)

کرم اِتنا حضورؐ کر دیجئے
میری آنکھوں میں نُور بھر دیجئے

روشنی چشم کی فزوں تر ہو
آپؐ بس اِس پہ ہاتھ دھر دیجئے

طائرِ فکر کو مدینۂ علم!
شوقِ پرواز ، بال و پر دیجئے

بات دل میں مِری اُتر جائے
میرے لفظوں کو وہ اثر دیجئے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 49 (1,1)

وہ جو ہر تیرگی نگل جائیں
ایسے خورشید اور قمر دیجئے

جو بھی لکھوں میں نعت کی صورت
شعر تاثیر سے وہ بھر دیجئے

گھر میں رہ کر ہے دربدر اشرف
شہرِ طیبہ میں اِس کو گھر دیجئے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 50 (1,1)

روز خوابوں میں مدینے کی طرف جاتا ہوں
یعنی جینے کو میں جینے کی طرف جاتا ہوں

مجھ کو درکار جو ہوتی ہے گُلوں کی خوشبو
مَیں بس آقاؐ کے پسینے کی طرف جاتا ہوں

ایک مدت سے ہے یہ زیست مِری بے ترتیب
سو سُدھرنے کو قرینے کی طرف جاتا ہوں

اِسی اُمّید پہ شاید کہ بلاوا آ جائے
ہو کے بے چین سفینے کی طرف جاتا ہوں

اُس کی نسبت سے یہ ممکن ہے کہ ہیرا بن جاؤں
مَیں جو پتھر ہوں، نگینے کی طرف جاتا ہوں

میری دولت ہے فقط ذِکرِ محمدؐ اشرفؔ
نعت کہتا ہوں، خزینے کی طرف جاتا ہوں

نعت سُن کر سرور آنے لگا
لب پہ اِسمِ حضورؐ آنے لگا

مل گئی جب سند غلامی کی
مجھ کو خود پر غرور آنے لگا

کِھل گئے دل میں گُل مودّت کے
نخلِ جاں پر بھی بُور آنے لگا

اُنؐ کی سیرت کا فیض ہے، مجھ کو
زندگی کا شعور آنے لگا

نسبتِ شاہِ دوسراؐ کے طفیل
مَیں زمانے سے دور آنے لگا

اِسمِ احمدؐ کو چوم کر اشرف
میری آنکھوں میں نور آنے لگا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 52 (1,1)

نعت کہنے میں جو مزا ہے میاں !
جانتا اُس کو بس خدا ہے میاں !

خاک زادے کو نُور سے نسبت؟
صاحبِ نُور کی عطا ہے میاں !

مَیں شمار و قطار میں تھا کہاں؟
پھر بھی مجھ کو گنا گیا ہے میاں !

بہرِ محبوبؐ کُن کہا جائے
عشق کی یہ ہی انتہا ہے میاں !

اشرف نقوی

اُس کی خوشبُو ہے لالہ وگُل میں
وہ بہاروں کا آسرا ہے میاں!

اُس کی سیرت پہ جو عمل کرلے
وہ بڑا صاحبِ ضیا ہے میاں!

وہ خدا تو نہیں ، یہ مانتا ہوں
پر خُدا سے کہاں جُدا ہے میاں!

آج جو نعت کہہ رہا ہوں میں
اِس کا انداز کچھ نیا ہے میاں!

یہ جو مانا گیا مجھے اشرف
اُنؐ کا مجھ پر کرم ہوا ہے میاں!

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 54 (1,1)

زمین دل کے لیے آسمانِ رحمت ہے
حضورؐ ! آپ کا اُسوہ جہانِ رحمت ہے

ہیں آپ رتبۂ خُلق عظیم پر فائز
قرآن آپؐ کے حق میں بیانِ رحمت ہے

یہ دنیا دشت و بیابان ہے، مگر اِس میں
زمین شہرِ نبیؐ گلستانِ رحمت ہے

کڑکتی دھوپ میں عصیاں کی، اُمّتی کے لیے
رسولِ اُمّی لقب سائبانِ رحمت ہے

ہوں جس میں حیدرِ کرّارؑ، فاطمہؑ، حسنینؑ
وہی گھرانہ ہے جو خاندانِ رحمت ہے

مِرا شمار غلامانِ مصطفیٰؐ میں ہوا
یہ خاص رحمتِ باری نشانِ رحمت ہے

جہاں پہ ذکرِ محمدؐ ہو روز و شب اشرف
وہ عام گھر تو نہیں ہے، مکانِ رحمت ہے

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 55 (1,1)

مجھ پر مرے حضورؐ کا احسانِ نعت ہے
میرے لیے کھلا ہوا میدانِ نعت ہے

اُنؐ کا کرم جو ہو تو ہر اِک لفظ معتبر
گر چاہیں وہؐ، غزل میں بھی امکانِ نعت ہے

گھر میں جو میرے رحمت و برکت ہے ہر گھڑی
قرآن کا وسیلہ ہے، فیضانِ نعت ہے

شانِ رسولِ پاکؐ میں نازل کیا گیا
قرآن رب کا گویا کہ دیوانِ نعت ہے

آقاﷺ ! مجھے بھی شہرِ مدینہ بلائیے
مجھ کو بھی در پہ پڑھنے کا ارمانِ نعت ہے

گر ٹوٹے پھوٹے میرے یہ الفاظ ہوں قبول
بخشش کو میری کافی یہ سامانِ نعت ہے

مجھ سے اگر ہے پیار، اطاعت نبیؐ کی کر
سب مومنوں سے رب کا یہ فرمانِ نعت ہے

ماں باپ میرے اور میں خود آپؐ پر فِدا
بس اِک یہی عقیدہ تو ایمانِ نعت ہے

سیرت پہ اُنؐ کی چلنا ہو جب مقصدِ حیات
"ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے"

اشرف میں ہر گھڑی تھا گماں میں گِھرا ہوا
گر پُر یقیں ہوں آج تو ایقانِ نعت ہے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 57 (1,1)

بے خودی بھی شعور بن جائے
میری بگڑی حضورؐ! بن جائے

پاک تلووں کی خاک کا سُرمہ
میری آنکھوں کا نُور بن جائے

آپؐ کا نام لب پہ آتے ہی
درد کیف و سرور بن جائے

ہاتھ ڈالیں جو آپؐ کُوزے میں
آب جامِ طہور بن جائے

آپؐ کے نُور ہی سے چمکے گا
چاہے دل کوہِ طور بن جائے

کاش اپنا لے سیرتِ اطہر
کاش اُمت غیور بن جائے

درِ اقدس کی بھیک ہی اشرف
میرا فخر و غرور بن جائے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 58 (1,1)

ایسے ہے مجھے سیّدِ ابرار سے نسبت
خوش بُو کو ہو جیسے گُل و گلزار سے نسبت

بِک جاؤں اگر میں بھی مدینے کی گلی میں
بن جائے مری طیبہ کے بازار سے نسبت

آئے ہیں مِرے ہاتھ جہانوں کے خزانے
صد شکر کہ میری ہوئی سرکارؐ سے نسبت

بطحا سے جو آتی ہے ہوا ہے وہ معطّر
حاصل ہے اِسے گنبد و مینار سے نسبت

اشرف وہ تعلق ہے مِرا ابنِ علیؑ سے
رکھتا ہوں ہر اِک ظلم کے انکار سے نسبت

❀❀❀❀❀

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 59 (1,1)

کِس نے کہا نصیب کا مارا ہوا ہوں میں
گو ذرہ خاک کا تھا، ستارہ ہوا ہوں میں

مجھ کو نہیں ڈراتی زمانے کی بے رخی
والی ہو تم ہی میرے، تمہارا ہوا ہوں میں

جب سے ملی ہے مجھ کو مودّت کی روشنی
آلِ عبا کی آنکھ کا تارا ہوا ہوں میں

اے شاہِ دوسراؐ! تِری رحمت کی خیر ہو
مجھ کو نفع بنا دے خسارہ ہوا ہوں میں

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 60 (1,1)

راس آئے کیوں نہ مجھ کو یہ تشنہ لبی مِری
بطحا کی اِک ندی کا کنارا ہوا ہوں میں

کرتا ہوں پوری سُنّتِ ربّ و ملائکہ
پڑھ کر درود آقاؐ کو پیارا ہوا ہوں میں

مرقد میں میری ہو گی درودوں کی روشنی
روشن اِسی یقین سے سارا ہوا ہوں میں

اشرفؔ میں آ گیا ہوں نظر میں حضورؐ کی
سمجھے نہ کوئی مجھ کو کہ ہارا ہوا ہوں میں

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 61 (1,1)

مدینے میں ٹھکانہ چاہتا ہوں
وہیں جیون بتانا چاہتا ہوں

مجھے لے جائے جو عہدِ نبیؐ میں
وہی گزرا زمانہ چاہتا ہوں

جہاں بھر کا ستایا ہوں سو آقاؐ!
مَیں اپنے دکھ سنانا چاہتا ہوں

مِرے دل میں محبت اپنی بھر دے
یہی تجھ سے خزانہ چاہتا ہوں

مِری شاہی تِرے در کی گدائی
سو یہ اعزاز پانا چاہتا ہوں

تِری ناموس پر میں جان دے کر
ترے دامن میں آنا چاہتا ہوں

قرینِ مسجدِ نبوی کسی بھی
گلی میں آشیانہ چاہتا ہوں

ہوائے تیز تر کا سامنا ہے
دیئے پھر بھی جلانا چاہتا ہوں

گزر ہو آپؐ کا جس راہ سے بھی
میں چشم و دل بچھانا چاہتا ہوں

خدا توفیق دے، عشقِ نبیؐ میں
مَیں خود کو بھی بھلانا چاہتا ہوں

سند مجھ کو غلامی کی عطا ہو
میں یہ عزت کمانا چاہتا ہوں

کہے اشرف یہ دل، یادِ نبیؐ میں
دھڑکنا بھول جانا چاہتا ہوں

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 63 (1,1)

صورت نہ کوئی آپؐ سی آئی خیال میں
شامل خدا کا نور ہو جس کے جمال میں

جو یادِ مصطفےٰؐ میں کرے دل کو مضطرب
ہوتی ہے دو جہاں کی خوشی اُس ملال میں

سر پر جو میرے سایۂ خیرالامم رہے
واللہ ! آؤں گا نہ کبھی میں زوال میں

میرے خدا! مجھے بھی وہی فقر ہو عطا
رکھا جو تُو نے بُوذرؓ و حبشی بلالؓ میں

ثانی نہ کوئی آپؐ کا اے سیّد البشرؐ!
یکتا حضورؐ آپؐ ہیں حُسنِ کمال میں

ہوں غم سے بے نیاز تو اِس کا سبب ہے یہ
مجھ کو حضورؐ لے لیں گے رحمت کی شال میں

آقاؐ ! اگر قبول ہو نذرانہ نعت کا
بس خیر، خیر، خیر ہے میرے مآل میں

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 65 (1,1)

قدم قدم پہ ہوئی مجھ پہ یوں عطائے رسولؐ
کہ مہربان ہمیشہ رہا خدائے رسولؐ

یہی دعا ہے کہ بخشے مجھے خدا توفیق
مرے قلم سے نکلتی رہے ثنائے رسولؐ

اگر خدا سے محبّت کا تجھ کو دعویٰ ہے
تو ہے ضروری کہ حاصل کرے رضائے رسولؐ

نوازتے ہیں حضورؐ ایسے کہ غنی کر دیں
کسی سے رکھتا نہیں پھر طلب گدائے رسولؐ

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 66 (1,1)

شفیعِ اُمّتِ عاصی ہے کون اُنؐ کے سِوا
ہمارے حق میں ہمیشہ رہی دعائے رسولؐ

درود بھیجو نبیؐ پر کہ حشر میں تم پر
رہے گی سایہ فگن رحمت ِ رِدائے رسولؐ

سبھی سے آپؐ مکرّم ، سبھی سے آپؐ افضل
جہاں میں جتنے نبی اور جتنے آئے رسولؐ

اِک آسرا ہے نبیؐ کا خدا کے بعد اشرف
نہیں ضروری ، مِرا ہو کوئی سِوائے رسولؐ

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 67 (1,1)

خوش آمدید کہیں پھول مسکراتے ہوئے
درود لب پہ ہو جب صحنِ گُل میں جاتے ہوئے

نبیؐ کے ذِکر سے ہوتا ہوں اِس طرح روشن
مَیں خود کو دیکھنے لگتا ہوں جگمگاتے ہوئے

جو ایک ذرے پہ چشمِ کرم کریں آقاؐ
تو دیر کرتے نہیں کہکشاں بناتے ہوئے

اسے درود کا فانوس جب میسر ہے
ہوا کا ڈر ہو مجھے کیوں دِیا جلاتے ہوئے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 68 (1,1)

حضورؐ کی ہے شفاعت اُن عاصیوں کے لیے
کہ جن کی عمر ہو گزری بدی کماتے ہوئے

مرے بشیرؐ و نذیرؐ اور میرے ماہِ منیرؐ!
مَیں رو پڑوں نہ کہیں حالِ دل سناتے ہوئے

مری حیات کی ویرانی دور کر دیں حضورؐ!
عطا مجھے بھی گلستاں ہوں لہلہاتے ہوئے

خدا کرے یہ مرے لفظ موتی بن جائیں
برائے نعت، دعا ہے قلم اُٹھاتے ہوئے

بس آئینۂ مودّت کا عکس بن جاؤں
نبیؐ کی آل سے اشرف میں لَو لگاتے ہوئے

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 69 (1,1)

سب سے عالی مقام صَلِّ علیٰ
انبیاء کے امام صَلِّ علیٰ

دستِ رحمت میں پتھروں نے کیا
آپؐ ہی سے کلام صَلِّ علیٰ

شب ہے تیرہ ، سو روشنی بخشیں
میرے ماہِ تمام صَلِّ علیٰ

جو، جہاں سے مدد کا طالب ہو
سب کے آتے ہیں کام صَلِّ علیٰ

جن کے شافع ہیں آپؐ ! لکھ لیجئے
اُن میں میرا بھی نام صَلِّ علیٰ

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 70 (1,1)

ہے سہارا مِرا یہی نسبت
آپؐ کا ہوں غلام صَلِّ عَلیٰ

حشر کی پیاس میں عطا کرنا
ایک کوثر کا جام صَلِّ عَلیٰ

وقتِ رخصت بھی میرے لب پر ہو
بس درود و سلام صَلِّ عَلیٰ

آپؐ کا اُسوہ ہو مِرا رہبر
زندگی بھر مُدام صَلِّ عَلیٰ

میں کہ فانی ہوں اور مجھے اشرف
بخش دیں گے دوام صَلِّ عَلیٰ

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 71 (1,1)

یوں تو سب کا ہی مرے آقاؐ بھرم رکھتے ہیں
اپنے منگتوں پہ مگر دستِ کرم رکھتے ہیں

خیر مقدم کو چلی آتی ہے رحمت اُنؐ کی
جب بھی عشاق مدینے میں قدم رکھتے ہیں

نعت ہوتی ہے عطا جس کو تہجّد کے سمے
اِذنِ سرکارؐ سے ہم ایسا قلم رکھتے ہیں

اُن چراغوں کو ہوا کیسے بجھا سکتی ہے؟
جن کو دِیوانے سرِ طاقِ حرم رکھتے ہیں

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 72 (1,1)

ہے فقط اُنؐ کے لیے پیکرِ رحمت کا لقب
اپنی اُمت کا مِرے آقاؐ ہی غم رکھتے ہیں

عشق بھی اپنا الگ رکھتے ہیں دنیا بھر سے
اور محبوب بھی ہم شاہِ اُممؐ رکھتے ہیں

غم زمانے کے ہوئے اُن سے گریزاں اشرف
یادِ سرکارؐ میں جو آنکھ کو نم رکھتے ہیں

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 73 (1,1)

درودِ پاک بنا جب سے حرزِ جاں میرا
تبھی سے بزمِ ملائک میں ہے بیاں میرا

جب آپؐ ہی مرے رہبر ہیں دین و دنیا میں
تو کیسے راستہ بھولے گا کارواں میرا

ہوئی ہے چشمِ کرم یوں حضورؐ کی مجھ پر
حصارِ رحمتِ احمدؐ میں ہے مکاں میرا

میں ایک پیاس کا صحرا تھا عالَمِ کُن میں
کرم سے آپؐ کے دریا ہے اب رواں میرا

اِک ایسا خواب مِری آنکھ میں سمایا ہے
قرین مسجدِ نبوی ہے آشیاں میرا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 74 (1,1)

میں ہوتا آپؐ کی مٹھی کا کلمہ گو کنکر
تو ذکر ہوتا سدا زیبِ داستاں میرا

مَیں کاش ہوتا زمین مدینہ کا ٹکڑا
پھر اُنؐ کے تلووں تلے ہوتا آسماں میرا

حضورؐ! آپؐ کی نسبت سے میں ستارہ ہوا
سو انتظار کرے کیوں نہ کہکشاں میرا

عطا ہوئی ہے مجھے نعتِ سرورِ عالمؐ
نصیب دیکھیے آ کر کھلا کہاں میرا

مجھے حضورؐ نے اشرف وہ آگہی دی ہے
بدل دیا ہے یقیں میں ہر اِک گماں میرا

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 75 (1,1)

جو حُرمتِ شہِ دیں پر فِدا نہیں ہوتا
تو راضی اُس سے کبھی بھی خدا نہیں ہوتا

چراغِ عشقِ محمدؐ جبیں پہ روشن رکھ
کبھی ہواؤں سے گُل یہ دِیا نہیں ہوتا

حضورؐ! آپؐ کی رحمت سے جس کو نسبت ہے
وہ بے نوا کبھی بے آسرا نہیں ہوتا

خدا کے بعد بزرگی میں آپؐ یکتا ہیں
سو آپؐ جیسا کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 76 (1,1)

جہانِ ہستی میں رونق ہے آپؐ کے دم سے
نہ آپؐ ہوتے تو ظاہر خدا نہیں ہوتا

وہ خشک پیڑ ہوں صحرائے زیست کا آقاؐ!
کریں نہ آپؐ کرم تو ہرا نہیں ہوتا

شفیع جن کے رسولِ کریمؐ ہوں اشرف
اُنھیں ذرا سا بھی خوفِ سزا نہیں ہوتا

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 77 (1,1)

جس کے حامی حبیبِ خداؐ ہو گئے
سب ہی جنت کے در اُس پہ وا ہو گئے

اُنؐ کی چشمِ کرم جب سے ہم پر پڑی
ذرے سے ہم ستارہ نما ہو گئے

دو جہاں کی امیری ہمیں مل گئی
ہم جو آقاؐ کے در کے گدا ہو گئے

فاصلہ تھا فقط قابَ قوسین کا
جب وہؐ مہمانِ ربُّ العُلیٰ ہو گئے

اُن کی بخشش کا سامان ہوتا گیا
جن سے راضی مرے مُصطفیٰؐ ہو گئے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 78 (1,1)

میرے لب پر درودوں کے گُل جب کِھلے
بادِ صرصر کے جھونکے صبا ہو گئے

بے نوا آپؐ کی پیروی کے طفیل
ایک عالم کے فرماں روا ہو گئے

نعت سرکارؐ کی جب سے کہنے لگا
مہرباں مجھ پہ صَلِّ علیٰ ہو گئے

جن کے ہاتھوں پہ محنت سے چھالے بنے
وہ سبھی دوستانِ خدا ہو گئے

بن کے آپؐ آئے جب رحمتِ دو جہاں
صاحبانِ حشم بے نوا ہو گئے

ہم جو اشرف تھے دنیا میں بے خانماں
ہم پہ رحمت ہوئی، کیا سے کیا ہو گئے

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 79 (1,1)

ہر سمت ہے اِک نور، معطّر سی ہوا ہے
یہ شہرِ محبّت ہے کہ جنت کی فضا ہے

جوت اِس کی بجھانے سے کبھی کم نہیں ہو گی
جو دل میں جلا ہے وہ مودّت کا دِیا ہے

اِک حرف بھی مَیں خود سے کبھی لکھ نہیں سکتا
ہے نعت کرم مولا کا، آقاؐ کی عطا ہے

قربان کروں اس پہ نہ کیوں لعل و جواہر
جو اَشک تِری یاد میں آنکھوں سے بہا ہے

کوئی بھی بشر تجھ سا نہیں سیّدِ عالَمؐ!
تُو سب سے مکرّم ہے، تُو محبوبِ خدا ہے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 80 (1,1)

ہے میرے لیے نُور تِری سیرتِ اطہر
تُو ہادی ہے، رہبر ہے، تُو ہی راہ نما ہے

عالَم ہے منوّر فقط اِس کی ہی ضیا سے
لولاک کا جو تاج تِرے سر پہ سجا ہے

سورج کی ہے تابانی تِرے نُور کی جھلکی
مہتاب میں روشن رخِ انور کی ضیا ہے

مجھ جیسے گنہ گار کے دل میں تِری اُلفت!
گویا کہ کِسی دشت میں اِک پھول کِھلا ہے

کب سے ہے پسارے ہوئے دامانِ طلب کو
اشرفؔ تِری چوکھٹ پہ گدا بن کے کھڑا ہے

۞۞۞۞۞

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 81 (1,1)

اِک نُور کا ہالہ ہے، عقیدت کی فضا ہے
تقدیس کی ساعت میں وہی جلوہ نما ہے

افلاک سے دھرتی پہ ہے انوار کی بارش
ربّ نعت کی رِم جھم میں کرم بانٹ رہا ہے

آنکھیں ہیں تمنّائی تِری چشمِ کرم کی
اور دِل ترے دیدار کو بے تاب بڑا ہے

ہیں لب پہ ہواؤں کے درودوں کے ترانے
گلشن میں ہر اِک لالہ و گُل محوِ ثنا ہے

قرآں بھی تِری نعت کی صورت ہوا نازل
یہ عالَمِ کُن بھی تِری خاطر ہی بنا ہے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 82 (1,1)

ہر وقت مِرے لب پہ رہے جاری خدایا!
اِک نامِ محمدؐ کہ جو مقبولِ دعا ہے

ہو جاؤں اَمر خاکِ مدینہ میں مَیں مل کر
دنیا میں مِرے آنے کی بس یہ ہی جزا ہے

مرنے کی خوشی اور فزوں ہونے لگی ہے
آئیں گے نبیؐ قبر میں، یہ جب سے سُنا ہے

سرکارؐ! اِدھر بھیجیں مدینے کی ہوا کو
شہروں میں مِرے پھیلی ہر اِک سمت "وبا" ہے

خوش بخت ہوں اشرف کہ عطا نعت ہوئی ہے
یہ خاص کرم آج کی شب مجھ پہ ہوا ہے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 83 (1,1)

مِدحَت کے لفظ لفظ میں حُسنِ بیاں کا رنگ
نِکھرا ہوا ہے آج تو میری زباں کا رنگ

پھیلی ہوئی تھی جہل کی تاریکی ہر طرف
بعثت سے ایک اُمّی کی بدلا جہاں کا رنگ

اُنؐ کا کرم ہوا ہے تو سر سبز ہو گیا
چھایا ہوا تھا مجھ پہ وگرنہ خزاں کا رنگ

رب سے جب آگہی ہمیں بخشی حضورؐ نے
ڈھلنے لگا یقین میں ہر اِک گماں کا رنگ

اشرف نقوی

پڑھنے لگا درود تو برکت ہوئی عطا
ورنہ تھا میرے سُود پہ غالب زیاں کا رنگ

اُس کے تو جانیے کہ مقدّر سنور گئے
جس پر بھی چڑھ گیا ہے شہِ دو جہاںؐ کا رنگ

اشرفؔ جو چاہتے ہو درِ شہؐ پہ حاضری
اپنی دعا میں لاؤ ذرا سا فغاں کا رنگ

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 85 (1,1)

ہوئی یہ ہم کو بشارت عطا مدینے سے
کہ اپنے حق میں ہے آئی دعا مدینے سے

مجھے حضورؐ نے روضے پہ حاضری بخشی
ملی درودوں کی ایسی جزا مدینے سے

جو رہنمائی ہو درکار اُنؐ کی سیرت سے
تو مانگ لیجیے نُورِ ہُدیٰ مدینے سے

بقیع ، مولا کرے کہ ہمارا مدفن ہو
نہ آنے دے ہمیں واپس قضا مدینے سے

جو گھر میں محفلِ میلاد ہم مناتے ہیں
تو آنے لگتی ہے ٹھنڈی ہوا مدینے سے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 86 (1,1)

مریضو! اِسمِ محمدؐ علاجِ ہر غم ہے
ملے گی تم کو دوا اور شفا مدینے سے

عزیز جان سے مکّہ بھی ہے ہمیں، لیکن
مگر ہے عشق محمدؐ سے یا مدینے سے

خُدا کا قُرب تو بس وہ ہی لوگ پاتے ہیں
کہ جاں سے بڑھ کے کریں جو وفا مدینے سے

سوالی جاتے ہیں اِس در سے جھولیاں بھر کر
نہ لَوٹا کوئی بھی خالی گدا مدینے سے

بھٹک رہا تھا خدا کی تلاش میں اشرف
مگر مِلا اِسے، اُس کا پتا مدینے سے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 87 (1,1)

ہر مکان و مکیں پہ دیکھی ہے
خوش نصیبی یہیں پہ دیکھی ہے

مِیں نے دیکھی ہے مسجدِ نبوی
یعنی جنت زمیں پہ دیکھی ہے

جُز محمدؐ خدا کے بعد افضل
ایسی ہستی کہیں پہ دیکھی ہے؟

ہم نے ہر اِنتہائے جود و کرم
درِ مولائے دیں پہ دیکھی ہے

رب کی جانب سے بارشِ انوار
ہم نے اِس سرزمیں پہ دیکھی ہے

نعت آقا ﷺ کی ہم نے لکھی ہوئی
لَوحِ عرشِ بریں پہ دیکھی ہے

مُہر اشرف غلامئ شہ ﷺ کی
مَیں نے اپنی جبیں پہ دیکھی ہے

شاہِ دنیا و دین صَلِّ علیٰ
ہر حسیں سے حسین صَلِّ علیٰ

بُت گمانوں کے توڑ دیتا ہے
ایسا کامل یقین صَلِّ علیٰ

کون ، جو اس مقام تک پہنچے؟
بس رسولِؐ امین صَلِّ علیٰ

آسماں بھی درود میں مشغول
پڑھ رہی ہے زمین صَلِّ علیٰ

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 90 (1,1)

وجہِ تخلیق کائنات وہی
جو ہے بوری نشین صَلِّ عَلیٰ

چاند سورج میں نُور ہے اُنؐ کا
وہ ہیں ماہِ مُبین صَلِّ عَلیٰ

تاجدارِ رُسُل ، رسول اللہؐ
فخرِ دین متین صَلِّ عَلیٰ

تیری بگڑی بنائیں گے اشرف
بے کسوں کے معین صَلِّ عَلیٰ

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 91 (1,1)

مِرے نبیؐ کا کرم بے شمار مجھ پر ہے
خزاں رسیدگی میں بھی بہار مجھ پر ہے

ہوں خوش نصیب کہ آلِ نبیؐ سے نسبت ہے
سو اِس خوشی کا ابھی تک خمار مجھ پر ہے

مَیں جب سے نعتِ رسالت مآب لکھنے لگا
نگاہِ رحمتِ پروردِگار مجھ پر ہے

بنے گا میرے لیے وہ وسیلہ بخشش کا
رہِ مدینہ کا جتنا غبار مجھ پر ہے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 92 (1,1)

مجھے ستارہ کریں یا بنائیں خاک مجھے
وہ جو بھی چاہیں، اُنھیںؐ اختیار مجھ پر ہے

نہیں ہے کوئی عمل میرے کیسۂ جاں میں
پہ مہربان مِرا شہریار مجھ پر ہے

میں خشک پیڑ تھا اِک ریگ زار کا اشرف
کرم سے آقاؐ کے، اب برگ و بار مجھ پر ہے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 93 (1,1)

نہ ہو زمین سے نسبت، نہ آسماں سے مجھے
رہے لگاؤ فقط تیرے آستاں سے مجھے

ہے تُو ہی نُور ازل کا بھی اور ابد کا بھی
یہی ملی ہے خبر رازِ کُن فکاں سے مجھے

جہانِ وہم و گماں میں ہے بس حقیقت تُو
اِسی یقیں نے بچایا ہے ہر گماں سے مُجھے

مَیں خاک زادہ ہوں لیکن تری عطاؤں نے
اُٹھا زمیں سے، ملایا ہے کہکشاں سے مجھے

وہ ایک نم جسے عشقِ رسولؐ کہتے ہیں
خدا کرے، وہ ملے تیرے آستاں سے مجھے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 94 (1,1)

کِھلے ہوئے ہیں مرے دل میں گُل مودّت کے
نہیں ہے خوف کوئی موسمِ خزاں سے مجھے

بھٹک رہا ہوں غموں کی اُجاڑ وادی میں
نکال لینا تُو ہی دشتِ بے اَماں سے مجھے

ترے کرم سے کہانی میں اب بھی شامل ہوں
نکال دیتا جہاں ورنہ داستاں سے مجھے

ہے اِس کے سینے پہ مکّہ بھی اور مدینہ بھی
اِسی لیے تو علاقہ ہے خاکداں سے مجھے

فروزاں جب سے ہُوا میرے دل میں عشق ترا
ستارے ملنے کو آتے ہیں آسماں سے مجھے

درود بھیجا نبیؐ کی ذات پر اشرف
سلام آئے نہ جانے کہاں کہاں سے مجھے

✿✿✿✿✿

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 95 (1,1)

مانگی ہے بھیک جب درِ خیرالانامؐ سے
دولت کرم کی مجھ کو مِلی اہتمام سے

مُجھ کو مِلا غلامیٔ احمدؐ کا یوں شرف
میں خاص ہو گیا ہوں ہر اِک خاص و عام سے

جب سے کیا ہے ذکر پسینے کا شاہؐ کے
خوشبو گُلوں کی آتی ہے میرے کلام سے

کایا پلٹ دی میری نگاہِ رسولؐ نے
مَیں بن گیا ستارہ نما خاکِ خام سے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 96 (1,1)

مانگو خدا سے، دے کے محمدؐ کا واسطہ
بگڑے بنیں گے کام فقط اُنؐ کے نام سے

مَیں نے فقط درود پڑھا تھا بوقتِ مرگ
آئے فرشتے لینے بڑے اہتمام سے

جب سے چراغِ عشقِ نبیؐ دل میں جل اُٹھا
اشرف غرض نہیں ہے مجھے صبح و شام سے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 97 (1,1)

آپؐ کے جو غلام ہیں آقاؐ
وہ جہاں کے اِمام ہیں آقاؐ

میرے دامن میں نذر کرنے کو
بس درود و سلام ہیں آقاؐ

میری ہستی کی تیرہ شب کے لیے
آپؐ ماہِ تمام ہیں آقاؐ

مشعل راہ سیرتِ اطہر
نقش ، نقشِ دوام ہیں آقاؐ

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 98 (1,1)

آپ سرور ہیں، آپؐ ہی رہبر
آپؐ خیر الانام ہیں آقاؐ

اِک پیالہ عطا ہو کوثر سے
ہم بہت تشنہ کام ہیں آقاؐ

اپنی قسمت پہ کیوں نہ رشک کریں
آپؐ کے ہم غلام ہیں آقاؐ

اِن کو تاثیر کچھ عطا کیجئے
لفظ اشرف کے خام ہیں آقاؐ

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 99 (1,1)

جب بزمِ کائنات میں لایا گیا مجھے
کلمہ مرے نبیؐ کا پڑھایا گیا مجھے

اُس دن سے میری آنکھ شبستانِ نُور ہے
جس دن سے وہ جمال دِکھایا گیا مجھے

بھٹکا میں جب کبھی بھی گناہوں کے دشت میں
ہر بار سیدھی راہ پہ لایا گیا مجھے

ہر گام پر مجھے یوں سہارا دیا گیا
گرنے سے پیشتر ہی اُٹھایا گیا مجھے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 100 (1,1)

ذکرِ رسولِ پاکؐ سے روشن رکھا گیا
یادِ شہِ شہاںؐ سے سجایا گیا مجھے

اِک بے نوا شجر تھا مَیں دشتِ حیات میں
اُنؐ کا کرم! خزاں سے بچایا گیا مجھے

کی میری دستگیری فقط اُنؐ کی ذات نے
دنیا میں بارہا جو ستایا گیا مجھے

اشرفؔ مجھے تو اپنے مقدّر پہ ناز ہے
اُنؐ کا غلام کہہ کے بلایا گیا مجھے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 101 (1,1)

جس دل میں نور آپؐ کا اُترا ہے یا نبیؐ!
وہ دل نہیں ہے، عرشِ معلّیٰ ہے یا نبیؐ !

صبحِ ازل سے پہلے جو چمکا تھا عرش پر
روشن وہ آپؐ ہی کا ستارہ ہے یا نبیؐ !

دنیا میں بن کے آئے ہیں آپؐ آخری رسول
رتبے میں نام آپ کا پہلا ہے یا نبی!

ہے آپؐ ہی کے نور کی ادنیٰ سی اِک جھلک
شمس و قمر میں یہ جو اُجالا ہے یا نبیؐ !

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 102 (1,1)

اِس نے لیا ہے مجھ کو ہمیشہ امان میں
مجھ پہ کرم کا آپؐ کے، سایہ ہے یا نبیؐ!

ویران و بے گیاہ دیارِ حیات میں
مجھ کو بس آپؐ ہی کا سہارا ہے یا نبیؐ!

رنج و الم تمام ہوں اشرف کے دل سے دور
یہ التجا ہے، بس یہ تمنّا ہے یا نبیؐ!

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 103 (1,1)

یونہی جو آپ رہیں مجھ پہ مہرباں آقاؐ!
تو کوئی غم مرے دل میں رہے کہاں آقاؐ!

ہے آپؐ ہی کا کرم، آپؐ کی عنایت ہے
میں بے نشان ہُوا صاحبِ نشاں آقاؐ!

بس ایک بار مجھے اِذنِ حاضری بخشیں
نہ میری زیست چلی جائے رائیگاں آقاؐ!

کُچھ اِس طرح میں قدم بوسی کا شرف پاؤں
کہ خاکِ طیبہ میں مل جائیں جسم و جاں آقاؐ!

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 104 (1,1)

تمھارا عشق اگر میرا حرزِ جاں ٹھہرے
مِرا بھی ذکر رہے زیبِ داستاں آقاؐ!

میں کم نصیب نہیں ہوں ، نصیب والا ہوں
ہے مجھ پہ آپؐ کی رحمت کا سائباں آقاؐ!

تمھاری یاد میں جو اشک آنکھ سے نکلیں
سلام اُن کو کرے کیوں نہ کہکشاں آقاؐ!

ستانے والوں کو ہر دم دعائیں دیتی ہے
بہت حلیم و کریم آپؐ کی زباں آقاؐ!

اُجاڑ دشت کی صورت تھی ذات اشرف کی
تمھی نے اِس کو بنایا ہے گلستاں آقاؐ!

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 105 (1,1)

شاہِ کون و مکاں کی رحمت سے
دل یہ سرشار ہے محبّت سے

ایسے دربار میں کھڑا ہوں جہاں
آنکھ اُٹھتی نہیں عقیدت سے

اپنی کوتاہیوں پہ شرمندہ
پانی پانی ہوں میں ندامت سے

چشمِ رحمت ہو میرے لوگوں پر
دل ہیں اِن کے تہی مروّت سے

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 106 (1,1)

اُن کے اعمال سب اکارت ہیں
وہ جو غافل ہیں تیری حرمت سے

آپؐ کے در کی بھیک ہے پیاری
مجھ کو جاہ و حشم سے، ثروت سے

قبر میں بھی درود پڑھتے ہوئے
میں مشرف رہوں زیارت سے

لفظ ایسے مجھے عطا کیجئے
جو بھرے ہوں اثر کی دولت سے

آقاؐ! بھر دیجیے مِرا کاسہ
آلِ اطہار کی مودّت سے

نعت لکھتا ہوں دل سے مَیں اشرف
گرچہ واقف نہیں ہوں مِدحت سے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 107 (1,1)

شام و سحر کو میرے اُجالوں سے بھر دیا
مجھ بے ہُنر کو اعلیٰ کمالوں سے بھر دیا

اپنی ثنا کی مجھ کو سعادت اُنھوں نے دی
اِس ذہن نارسا کو خیالوں سے بھر دیا

یہ کائنات پہلے تو بے رنگ و روپ تھی
حُسنِ نبیؐ نے اِس کو جمالوں سے بھر دیا

اُن کی عطائے خاص ہے یہ نُورِ آگہی
بابِ دیارِ علم کمالوں سے بھر دیا

میرے رسولؐ اعلیٰ ہیں خُلق عظیم میں
اُن کو خدا نے اُن کی مثالوں سے بھر دیا

اشرف ابد نشاں ہے جو سیرت نبیؐ کی ہے
قرآں کو رب نے اُن کے حوالوں سے بھر دیا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 108 (1,1)

کرم وہ اپنے غلاموں پہ بے شمار کریں
وہ جس کو چاہیں زمانے کا تاجدار کریں

نصیبِ اہلِ عرب کو سنوارنے والے!
ہمارے دشتِ عجم کو بھی مرغزار کریں

خزاں رسیدہ چمن ہوں، کِھلائیں گُل مجھ میں
مِرے حضورؐ! مجھے آپؐ پُر بہار کریں

اندھیری راہ کا بھٹکا ہوا مسافر ہوں
اُجالا دل میں مِرے، میرے شہریار کریں

یہی تقاضا ہے عشقِ رسولؐ کا اشرف
ہم اپنے آقاؐ کی حُرمت پہ جاں نثار کریں

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 109 (1,1)

میرا ہے ایمان نبیؐ جی!
آپؐ کی اُونچی شان نبیؐ جی!

آپ کو بھیج کے سوہنے رب نے
ہم پہ کیا احسان نبیؐ جی!

آپؐ ہیں خُلق میں سب سے بہتر
شاہد ہے قرآن نبیؐ جی!

تاج ہے آپؐ کا ختمِ نبوت
نبیوں کے سُلطان نبیؐ جی!

شافعِ محشر ، ساقئ کوثر
ہر دکھ کا درمان نبیؐ جی!

جبرائیل بھی آپؐ کے در کا
اِک ادنیٰ دربان نبیؐ جی!

فخر ہے، کچھ دن آپؐ نے رکھا
مجھ کو بھی مہمان نبیؐ جی!

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 110 (1,1)

آپؐ ہی مجھ کو کلمہ پڑھانا
جب یہ نکلے جان نبیؐ جی!

ہر کمزور کا عزت دے کر
آپؐ نے رکھا مان نبیؐ جی!

آپؐ پہ صدقے، آپؐ پہ واری
میری جند اور جان نبیؐ جی!

دل کے پھول کھلا دیتی ہے
آپؐ کی اِک مُسکان نبیؐ جی!

صَلِّی اللہ علیہ وسلّم
پڑھتا رہوں ہر آن نبیؐ جی!

آپؐ کے در کا منگتا ہونا
میری ہو پہچان نبیؐ جی!

حشر میں اشرف کی بخشش کا
کر دیجئے سامان نبیؐ جی!

اُمّت پر ہر آن نبیؐ جی!
کیجیے گا احسان نبیؐ جی!

میرے دیس کے ہر باسی کی
مشکل ہو آسان نبیؐ جی!

غربت اور افلاس کے ہاتھوں
مرنے لگے انسان نبیؐ جی!

تیرگی میں کم ہونے لگا ہے
روشنی کا اِمکان نبیؐ جی!

لگنے لگی ہے دنیا اب تو
محشر کا میدان نبیؐ جی!

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 112 (1,1)

مانگ رہے ہیں حاکم ہم سے
سانسوں پر تاوان نبیؐ جی!

چھین رہے ہیں ظالم حاکم
زیست کا ہر سامان نبیؐ جی!

دکھ کی بات ہے، ہر مسلم نے
چھوڑ دیا قرآن نبیؐ جی!

بدکاری میں حد سے بڑھ کر
بن گئے سب حیوان نبیؐ جی!

پھر بھی ہم پہ چشمِ کرم ہو
رحم ہے آپؐ کی شان نبیؐ جی!

اپنے پرائے بھی ہیں اب تو
اشرف سے انجان نبیؐ جی!

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 113 (1,1)

گھرا ہوں ظلمتِ عصیاں میں ، روشنی دیجئے
حضورؐ ! مجھ کو بھی احساسِ زندگی دیجئے

مِری حیات کے تپتے جُھلستے صحرا کو
ہوا بہار کی ، گلشن کی تازگی دیجئے

ہوا کے ہاتھ جو بھیجوں درود نذرانہ
یہ التجا ہے اِسے اِذنِ حاضری دیجئے

عطا دِلوں کو محبّت کا نورِ کامل ہو
حضورؐ! حُبّ علیؑ ، فقرِ بوذریؓ دیجئے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 114 (1,1)

ہم اہلِ حق ہیں کہ نسبت ہے اہلِ کربل سے
سو اِس وسیلے سے باطل پہ برتری دیجئے

نہ مانگوں دولتِ دنیا نہ باغ جنّت کے
بروزِ حشر فقط اپنی ہمرہی دیجئے

یہ بے زبان سا عجمی غلام ہے اشرف
عرب کے شاہا! اِسے بھی سُخن وری دیجئے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 115 (1,1)

دل میں اُترتے نور کے ہالوں کی بات کر
تُو تیرگی نہ دیکھ ، اُجالوں کی بات کر

جن کا نہیں تھا سایہ، اُنھی کے ہوں سائے میں
اب مجھ سے دھوپ کے نہ حوالوں کی بات کر

یکتا ہیں، بے مثال ہیں، اُن سا نہیں کوئی
وہ کیا تھے، کیا ہیں، کچھ نہ مثالوں کی بات کر

یہ شہرِ مصطفیٰؐ ہے ، یہاں سر کے بل ہی آ
گر عشق ہے ، نہ پاؤں کے چھالوں کی بات کر

ذِکرِ نبیؐ سے بڑھتی ہے وسعت خیال کی
اُنؐ کی ہی یاد ، اُنؐ کے خیالوں کی بات کر

اے جسمِ بے اماں ! تُو فصیلِ اماں میں ہے
ہو بے خطر ، جہاں سے ازالوں کی بات کر

اشرف وہ معتبر ہیں جو نعتِ نبیؐ کہیں
اُن کے ہُنر ، اُنھی کے کمالوں کی بات کر

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 116 (1,1)

میرے خیال و فکر کا محور بدل گیا
میں نے کہی جو نعت، مقدّر بدل گیا

جس نے بھی تھامی سیرت وسُنت رسولؐ کی
اُس کا نصیب دیکھیے، یکسر بدل گیا

سوتے میں ہو رہی تھی مدینے میں حاضری
ٹوٹا جو میرا خواب تو منظر بدل گیا

ملتی ہے مجھ کو گنبدِ اخضر سے روشنی
اِس روشنی سے ہی مَیں سراسر بدل گیا

تھے منتظر اشارے کے سورج بھی چاند بھی
انگشت اُنؐ کی اُٹھ گئی، منظر بدل گیا

ہے یہ درودِ پاک کی برکت کا معجزہ
سینے میں جو پڑا تھا وہ پتھر بدل گیا

اشرف تھی میری زیست کسی دشت کی طرح
میں خار تھا، سوگُل میں یہ پیکر بدل گیا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 117 (1,1)

سُن لیجیے آقاؐ جی یہ فریاد ہماری
اب زیست بھی ہونے کو ہے برباد ہماری

گھیرے ہوئے ہم کو ہیں عجب خوف کے سائے
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اُفتاد ہماری

تاریکیاں مایوسی کی چھائی ہیں دِلوں پر
ویرانیاں پھرنے لگیں آزاد ہماری

شرمندہ بھی، نادم بھی ہیں اعمال پہ اپنے
عاصی ہمیں ثابت کریں اسناد ہماری

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 118 (1,1)

رحمت کی نظر ، رحمتِ عالمؐ ! ہو زمیں پر
ہر بستی کو کر دیجیے آباد ہماری

دجّال کے فِتنوں میں گھرے جاتے ہیں ہم لوگ
مُشکلیں لگے کسنے کئی صیّاد ہماری

تدبیریں سبھی ہاری ہیں تقدیر کے ہاتھوں
اپنے ہی گلے پڑ گئی ایجاد ہماری

ہم آپؐ کے ہیں اُمّتی ، گرچہ ہیں گُنہ گار
کچھ آپؐ ہی آقاؐ ! کریں اِمداد ہماری

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 119 (1,1)

محفل میں جب میں نعت سُناتا چلا گیا
اِک نور سب کے دل میں جگاتا چلا گیا

ذِکرِ نبیؐ نے مجھ کو وہ تسکین دی کہ مَیں
دنیا کے سب دکھوں بھلاتا چلا گیا

اُس کے تو جان لیجئے، مقدّر سنور گئے
یادِ نبیؐ سے لَو جو لگاتا چلا گیا

آقاؐ کریں گے اُس کی شفاعت بھی بالیقین
سیرت کو حرزِ جاں جو بناتا چلا گیا

اشرف نقوی

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 120 (1,1)

بھرتی ہیں سب کی جھولیاں، تُو مانگ کر تو دیکھ
مُژدہ یہ اِک فقیر سُناتا چلا گیا

مجھ پر کرم خدا کا ، نبیؐ کی عطا ہوئی
لب پر مِرے درود جو آتا چلا گیا

محشر میں جب گزارا گیا پل صراط سے
مجھ کو درود راہ دِکھاتا چلا گیا

اعزاز جو غلامیٔ احمدؐ کا مل گیا
اشرف خوشی سے جھومتا گاتا چلا گیا

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 121 (1,1)

اے کاش مستقل مجھے آقاؐ کا در ملے
ہمسائیگیٔ گنبدِ خضریٰ میں گھر ملے

زادِ سفر سوائے درودوں کے کچھ نہیں
پھر بھی یہ آرزو ہے کہ اِذنِ سفر ملے

میں نے درود پڑھتے ہوئے دیکھے سربسر
مجھ کو رہِ مدینہ میں جتنے شجر ملے

مجھ کو گدازِ عشقِ نبیؐ مولا ! ہو عطا
یادِ رسولِؐ پاک میں یہ آنکھ تر ملے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 122 (1,1)

وہ بے خودی ملے کہ رہوں خود سے بے خبر
پہنچوں ترے حضور تو اپنی خبر ملے

اِک نعت کا وسیلہ سبب ہے نجات کا
سو التجا ہے ، میرے سخن کو اثر ملے

تیرہ شبی میں جہل کی ہم لوگ غرق ہیں
اب تو حضورؐ ! ہم کو بھی نُورِ سحر ملے

اشرف بوقتِ مرگ ہو کلمہ نصیب میں
اور قبر میں زیارتِ خیرالبشرؐ ملے

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 123 (1,1)

سحر کو نور، ستاروں کو روشنی دی ہے
نبیؐ کے حُسن نے ہر شے کو دل کشی دی ہے

مرے نبیؐ نے کرم یوں کیا غلاموں پر
کہ بے نواؤں کو شاہوں پہ برتری دی ہے

کرے وہ ناز مقدّر پہ جس قدر کم ہے
جسے مدینے میں آقاؐ نے جھونپڑی دی ہے

یہ زیست میری کسی دشت کا نمونہ تھی
اِسے حضورؐ نے گلشن کی تازگی دی ہے

ستارے میرے مقدّر پہ کیوں نہ رشک کریں
مہِ عربؐ نے مجھے ایسی روشنی دی ہے

مدینہ خواب میں کچھ اِس طرح سے آیا ہے
لگا یہ جیسے کہ روضے پہ حاضری دی ہے

بسر ہو کاش ثنائے رسولؐ میں اشرف
خدائے پاک نے مجھ کو جو زندگی دی ہے

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 124 (1,1)

خوابوں میں کبھی جس کے مدینہ نہیں آیا
سمجھو، اُسے سونے کا قرینہ نہیں آیا

گر آنکھ نہ ہو اشک فشاں یادِ نبیؐ میں
دل میں بھی محبت کا خزینہ نہیں آیا

آقاؐ ہیں مِرے ایسے سخی جن کے لبوں پر
سائل کے لیے بھولے سے بھی نہ نہیں آیا

حسرت ہے کہ ذی الحج میں تِرے در پہ گزاروں
لیکن مجھے لینے کو سفینہ نہیں آیا

یا رب! ہو عطا پیرویِ سیرتِ احمدؐ
اقرار ہے مجھ کو، مجھے جینا نہیں آیا

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 125 (1,1)

یہ بھی آقاؐ کی ہے عطا ہم پر
بابِ رحمت کا کُھل گیا ہم پر

مہرباں مصطفیٰؐ کے ہونے سے
ہو گیا مہرباں خدا ہم پر

اُمّتی ہیں رسولِ اکرمؐ کے
اِس سے بڑھ کر کرم ہو کیا ہم پر

جن پہ مولا بھی خود درود پڑھے
اُنؐ کی لازم ہوئی ثنا ہم پر

عشقِ احمدؐ کی جب سے مَے پی ہے
چھا رہا ہے عجب نشہ ہم پر

اِسمِ احمدؐ کی برکتوں کے طفیل
ٹل گئی ، آئی جو بلا ہم پر

اُنؐ سے نسبت ہے اِس لیے اشرف
در ہے جنت کا وا ہُوا ہم پر

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 126 (1,1)

جب تک ہیں میرے سر پہ شہِ دوسراؐ کے ہاتھ
مجھ تک کبھی پہنچ نہ سکیں گے فنا کے ہاتھ

کرتے ہیں آپؐ جو بھی عمل، ہوتا ہے وحی
یعنی کہ ہاتھ آپؐ کے ہیں کبریا کے ہاتھ

بخشش ضرور ہوگی مری، مجھ کو ہے یقین
اُٹھیں گے میرے حق میں جو خیرالوریٰؐ کے ہاتھ

اس کو بھی آقا! دیجیے اِذنِ قبولیت
بھیجوں اگر درودوں کی ڈالی ہوا کے ہاتھ

میں یوں حصارِ رحمتِ عالمؐ میں آ گیا
چھو سکتے ہی نہیں ہے مجھے موجِ بلا کے ہاتھ

C 7/6/2024 3:06 PM PAGE 127 (1,1)

میں پنجتنی ہوں، آلِ عبا کا ہوں نسبتی
"دیکھے تو مجھ کو نارِ جہنم لگا کے ہاتھ"

میں نے جو نعت لکھی ہے رحمت کی رات میں
اِس کو مدینے بھیجوں گا بادِ صبا کے ہاتھ

وقتِ نزع جو لب پہ درود و سلام ہو
مِثلِ گلاب لگتے ہیں اشرف قضا کے ہاتھ

❁❁❁❁❁

اگر میں ہاتھ اُٹھاؤں کبھی دعا کے لیے
درود لب پہ رہے جاری مصطفیٰؐ کے لیے

ہماری آنکھ میں ہے نورِ گنبدِ خضریٰ
یہی وسیلہ ہے کافی ہمیں ضیا کے لیے

یہ زندگی ہے ہمیں اِس لیے خدا نے دی
کہ اِس کو وقف کریں شاہِ دوسراؐ کے لیے

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:07 PM PAGE 128 (1,1)

رحمتِ دو جہاں، شاہِ کون و مکاں، میری دنیا و دیں ہے فقط آپؐ سے
زندگی میں مری رونقیں آپؐ سے، اور یہ روشن جبیں ہے فقط آپؐ سے

میں کہ صحرا کا تھا سوختہ سا شجر، پڑگئی مجھ پہ آقاؐ کی ایسی نظر
مجھ کو سرسبز و شاداب پل میں کیا، میری پُرنم زمیں ہے فقط آپؐ سے

آپؐ عرشِ بریں کے ہیں مہماں بنے، آپؐ ہی جن و انسان کی جاں بنے
آپؐ ختمِ نبوت کے ہیں تاجور، حق کا جگمگ نگیں ہے فقط آپؐ سے

❁❁❁❁❁

کہتا ہوں سچ، وہ بات جو حق الیقین ہے
ماہِ عربؐ ہی خُلق کا ماہِ مُبین ہے

ہر ایک پہ تو سجتا نہیں یہ حسیں لقب
اشرف مرا رسولؐ ہی صادق، امین ہے

❁❁❁❁❁

C 7/6/2024 3:07 PM PAGE 129 (1,1)

علم و عرفان کسی کی میراث نہیں اور نہ ہی یہ محض اکتسابی ہے۔ یہ خداداد صلاحیت، بلکہ نعمت ہے کہ جس انسان پر ربِّ کائنات مہربان ہوتا ہے، اُسے شیریں سُخنی سے نواز دیتا ہے۔ شاعری عطیۂ خداوندی ہے جس کے مستحق صرف منتخب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ گزشتہ صدی کے نویں عشرے میں منظرِ عام پر آنے والے اُردو شعراء میں اشرف نقوی کا شمار اُردو شاعری، بالخصوص اُردو غزل کے نمائندہ شاعر کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ ان کے اسلوب کی برجستگی، بحروں کا انتخاب، ردیف وقافیے کی نُدرت، مصارع کی چُستی اور مضامین کا تنوّع انھیں اپنے ہم عصروں میں نمایاں کرتا ہے۔ اب قدرت ان پر مزید مہربان ہوئی تو وہ حمد و نعت کی طرف متوجہ ہوئے۔ حمد و نعت لکھنا بجائے خود شعری پل صراط پر چلنے کا عمل ہے، یہ شاعری بھی ہے اور عقیدت و محبت بھی۔ ہمارے ہاں اکثر شعراء کے ہاں شاعری رہ جاتی ہے یا محض عقیدت، لیکن اشرف نقوی کو خالقِ کائنات اور محبوبِ کائنات نے شعر و سخن اور عقیدت و محبت میں توازن بخشا ہے، چنانچہ ان کے زیرِ نظر مجموعے میں ان کی ریاضت اور عشق و مستی دونوں ایک ایسی سطح کو چھو رہے ہیں، جس تک پہنچنے کی آرزو بیشتر آرزو ہی رہ جاتی ہے اور شاعر کہیں فضا میں معلّق رہ جاتا ہے۔ اشرف نقوی نے فنِ شاعری پر اپنی دسترس کو ہر سطح پر ثابت کیا ہے اور ان کے بیشتر اشعار احساس دلاتے ہیں کہ ان کے لیے حمد و نعت میں مزید امکانات موجود ہیں اور اگر وہ اِس راہ پر مسلسل گامزن رہے تو وہ محسن کاکوروی، ظفر علی خاں، احمد رضا خاں، حفیظ تائب، ماہر القادری اور نعیم صدیقی کے قافلے سے جا ملیں گے۔ پھر بات تو محض اذن کی ہے اور کیا بعید کہ اس حافظِ قرآن شاعر کو اِذنِ حضوری نصیب ہو جائے تو یہ مستقبل میں ثنائے الٰہی اور مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تازہ کاروں کا سالارقرار پائے۔

پروفیسر ڈاکٹر خالد ندیم

ایسوسی ایٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف سرگودھا